ٹریکٹ سیریز

اس امر کی ضرورت محسوس جاتی ہے۔ کہ وقتاً فوقتاً ایسے ٹریکٹ شائع ہوں۔ جس سے حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے مشن کی تبلیغ ہو۔ اور اسلام کی خوبیاں ظاہر ہوں۔ چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے کے لئے ہم نے یہ التزام کیا ہے۔ کہ اس سلسلہ دلچسپ نظمیں جو صداقت اسلام اور مہدی مسعود کے مشن کے پیام پر مشتمل ہوں۔ اور جناب مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کے خطبہ اور بعض دیگر لطیف مضامین مشتمل بر تفسیر آیات یا مشتمل بر رفع اعتراضات مخالفان اسلام وغیرہ۔ اور حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کی بعض لطیف اور مختصر تقریریں شائع کی جاویں۔ یہ ٹریکٹ چار صفحہ سے آٹھ صفحہ تک ضخامت میں ہوا کریں۔ اور اگر ہمارے احباب ذرا توجہ کریں تو بکثرت شائع ہو جایا کریں۔ اگر سو آدمی بھی اس سلسلہ کے مؤید ہو جائیں اور سو سو ٹریکٹ عہ فی صدی کے حساب سے خریدیں۔ تو دس ہزار ٹریکٹ ایک مہینے میں شائع ہو سکتا ہے۔ اور ہم ہفتہ وار اڑھائی ہزار چھاپ کر مفت تقسیم کر دیا کریں۔ اور تقسیم کے لئے یہ انتظام کیا جاوے گا۔ کہ ہر ایک شہر میں سلسلہ وار ایک خاص تعداد بھیج دی جایا کرے۔ اور وہ تقسیم ہو جایا کرے۔ اسی ٹریکٹ سیریز کے ضمن میں حضرت اقدس سیدنا مرزا صاحب کے اشتہار بھی آجایا کریں گے۔ اور علیحدہ اشتہار حضرت اقدس کو چھپوانا نہ پڑیگا۔ بلکہ اس کو ٹریکٹ سیریز کے نمبر میں چھاپ کر حضرت کی طرف سے تقسیم کر دیں۔ اگر ہمارے احباب مل ملا کر اس کام کو کرنا چاہیں تو چنداں مشکل نہیں بدی سو درخواستیں جمع ہو جانے پر ہم اس سلسلہ کو شروع کریں گے۔ مینیجر الحکم کے نام درخواست

Digitized by Khilafat Library

اپنے بھائیوں کیلئے

بالکل کھرا سودا

اگر کسی قسم کا نقص ہو یا کسی قسم کا خسارہ معلوم ہو۔ فوراً واپس کر دو۔ اس سے بڑھ کر خوش معاملگی اور کھرا سودا کیا ہو گا۔

مندرجہ ذیل اشیاء ہماری معرفت مل سکیں گی۔

۱۔ زیورات چاندی و سونا۔ ہر قسم صرف ۱ر سینکڑہ کمیشن لی جاوے گی۔

۲۔ ریشمی ازار بند۔ پراندے۔ تسبیح بند وغیرہ ہر قسم اور ہر قیمت کے۔

ازار بند ۸ر سے لے کر عہ تک
پراندے ۴ر سے لے کر ۸ر تک
تسبیح بند ے سے لے کر عہ تک

۳۔ زیورات میں ڈوریے جس قسم کے چاہیں۔ ڈال دیئے جاویں گے۔

۴۔ دریائی کا ہر ایک قسم کا کام

۵۔ ہر ایک چیز ساختہ امرتسر پر ۱ر روپیہ کمیشن لے کر روانہ ہو سکے گی۔

ہمارے بھائی اس کارخانہ کو اپنا کارخانہ سمجھیں اور باہمی فائدہ کے لئے کھولا گیا ہے۔ درخواست پر نام اور پتہ صاف اور خوشخط تحریر ہو۔ ڈاکخانہ یا قریب کے سٹیشن کا نام ضرور ہو۔ درخواستیں اس پتہ پر آئیں۔

غلام محمد والہ بخش علاقہ بند مالکان
احمدیہ ایجنسی کٹڑہ باگھ سنگھ نافنی
دروازہ امرتسر (پنجاب)

دل چسپ چٹھیاں

نمبر چہارم

میں ذیل میں ایک خط اور اُس کا جواب درج کرتا ہوں گو یہ خط کسی ایسے شخص کی طرف سے نہیں لکھا گیا تھا۔ کہ اُس پر کچھ التفات کی جاتی۔ مگر سوالات ایسے ہیں۔ کہ بعض کوتاہ اندیش کر دیتے ہیں۔ اس لئے اُن کا جواب جو میرے مخدوم مولانا مولوی نور الدین صاحب سلمہ ربہ نے تحریر کیا ہے۔ درج کیا جاتا ہے۔ اور پہلے سوالات کو درج کرتا ہوں۔

(ایڈیٹر)

سوال۔ غلامی کے بارہ میں یہ امر دریافت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ تعداد زر خرید عورتوں کی جبکہ وظیفہ زوجیت کے حلقہ میں آجاویں۔ اور مثل منکوحہ بیویوں کے ہو جاویں۔ کس قدر ہے۔ مثلاً چار نکاح ایک وقت میں جائز ہیں۔ علاوہ ازیں جب غلام عورتوں کو مثل منکوحہ عورتوں کے رکھا۔ تو حد از دواج نہ رہی۔

(۲) ایسی رسم کیوں ممنوع نہیں۔ اس سے آزادی میں (قدرتی) فرق آتا ہے۔ انسان کی خدمات کو خرید سکتے ہیں۔ لیکن وجود کی خرید بالکل خلاف از عقل معلوم ہوتی ہے۔

(۳) یہ رسم وحشیانہ قوموں کی ہے۔ افسوس کہ آج کل بھی ہمارے علماء لمبی چوڑی تقریروں سے اس کے تائید کرتے ہیں۔ اس شہر میں کوئی میری تسلی نہیں کرسکتا۔ اور اعتراض عدا پر بغلیں جھانکتے ہیں۔

جواب۔ قرآن کریم میں صاف صاف یہ فرمان ہے۔ کہ جو کوئی غیر غلام عورت مومنہ سے نکاح نہ کر سکے۔ اور اس کو یہ خوف بھی دامنگیر ہو جاوے۔ کہ بصورت عدم نکاح کے زنا میں گرفتار ہوگا۔ تو ان دو صورتوں کے بعد۔ مملوکہ۔ مومنہ کو ہمیشہ کے لئے اہل مملوکہ کے اذن سے مہر دے کر نکاح کرلے۔ دیکھو سیپارہ پانچواں رکوع اول۔

جب غلام عورت سے نکاح کرنے میں اتنی مشکلات اور یہ قیدیں۔ تو بحالت نکاح وہ چار سے زیادہ کیونکر جائز ہونگی

سوال دوم کو حیرت۔ تعجب۔ افسوس اور پھر جوش سے دیکھا ہے۔ الٰہی کیا سوال ہے۔ جو عبد العزیز نام ایک شخص نے کیا۔ عبد العزیز خود عزیز کا عبد ہے۔ عبد کے معنے غلام کے ہیں۔ اور وہ ایسے عزیز کا غلام ہے۔ جس نے اپنی عزت۔ بڑائی۔ عظمت۔ جبروت سے قدرتی آزاد نہ بنایا۔ کہیں خطرناک سانپ اس پر چھوڑ دیئے۔ اور اس کی قدرتی آزادی میں فرق ڈال دیا۔ کہیں مختلف قیود کے ماتحت بنا رکھا ہے۔ اور پھر سارے قانون قدرت کی غلامی۔ میونسپلٹی کی غلامی۔ پولیس کی غلامی۔ قانون دیوانی۔ قانون مال۔ قانون انتظامی۔ قانون رسومات ملک۔ قانون عادت ملک۔ قانون آب و ہوا۔ قانون علوم۔ قانون اخلاق۔ قانون تمدن وغیرہ وغیرہ جکڑ بند کرکے شریعت کا قانون اور بڑھا دیا۔

اور آزادی کو چھین لیا کیا آپ کو کوئی آزاد نظر آیا ہے۔ بتاؤ۔ تو سہی۔

تمنے کچھ بھی انگریزی پڑھی ہے۔ تو تم کو بہر حال ثابت ہو گا۔ والا کسی انگریزی خواں سے پوچھ لینا۔ اور غالبًا وہاں ضلع ہے۔ وہاں ذرہ باہر جاکر دریافت کرنا۔ کہ کوئی جیل خانہ ہے۔ یا نہیں۔ اگر ہے تو پھر دریافت کریں۔ کہ ان لوگوں کو بطور غلاموں کے کیوں رکھا ہے۔ اور اُنکی قدرتی آزادی کیوں چھین لی گئی۔

یا یہ امر آپ کے نزدیک فیصلہ ہوگیا ہے۔ کہ اہل یورپ کا یہ وحشیانہ کام ہے۔ پس اس امر کو جانے دیں۔ اور کسی ہسپتال میں چلے جاویں۔ وہاں بہت لوگ آپ کو ملیں گے۔ جنکے ہاتھ کاٹے گئے۔ بیہوش کرکے اُن کو مختلف طور پر قید کیا گیا۔ اور انکی آزادی ایک طرح پر چھین لی گئی۔ اور اُنکو کھانے پینے۔ پہننے۔ سونے۔ اُٹھنے بیٹھنے میں غلام بنادیا۔

اسلام ایک ایسا مذہب ہے۔ جو یونیورسل فارم کا کام کرتا ہے۔ پس اسکو تمام رفارمیشن کے وہ مختلف کام کرنے پڑتے ہیں۔ جو تمام مخلوق میں بطور علٰحدہ برانچ کے الگ کئے جاتے ہیں۔ خود عیسائی احمق جنہوں نے ایک خاکسار کو خدا بنایا ہے۔ دیکھو۔ وہ کس طرح اپنے کارخانہ دجالیت میں ایک دوسرے کے ماتحت سلسلہ وار غلامی میں ہیں۔ ذرہ بھی اگر قواعد چرچ کے خلاف کرے۔ تو اُسکی آزادی کو خاک میں ملا دیتے ہیں۔

بہر حال اگر مطلق آزادی تہذیب ہے۔ تو موجود نہیں اگر مطلق آزادی تہذیب نہیں۔ تو غلامی پر کوئی اعتراض نہیں۔ غلام صرف جنگی قیدیوں کا نام ہے۔ جنگ شریروں کی شرارت کا نتیجہ ہوا ہے۔ اور اشرار کو شرارت سے روکنے کا ذریعہ ہے۔ اور پھر ظاہر ہے کہ شریر چار قسم کے ہیں۔ ایک وہ جنکی اصلاح ممکن نہیں ہوتی وہ تو مار ہی جاتے ہیں۔ جیسے بعض خونی۔ قتل کئے جاتے ہیں۔ دوسرے وہ جنکو ایسی سزا ضروری ہوتی ہے۔ کہ جیسے وہ بیکار ہوکر آئندہ مبدأ فساد نہیں۔ مثلاً ہاتھ کاٹ دیئے۔ تیسرے وہ جنکے ذمہ اگر بھاری جرمانہ رکھا جاوے۔ تو اس زیرباری کے پورا کرنے میں جو دقتیں انکو آتی ہیں۔ اسے امید ہوتی ہے۔ کہ جرمانہ کے بعد آئندہ وہ سنبھل کر چلا کریں گے۔ چوتھے وہ جسکا قید رکھنا ضروری ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ مواد فاسد کی طرح ملک میں بغاوتیں۔ شرارتیں پھیلاتے ہیں۔ ایسے غلام بنائے جاتے ہیں۔ فرق یہ کہ انگریز انکو جیل خانہ میں بھیجیں اور اہل اسلام اپنے گھروں میں اپنے ساتھ رکھکر تعلیم و تربیت دیتے ہیں۔

میاں محمد حسین بٹالوی کے نام ایک خط

ذیل میں میں مولوی عبد القادر صاحب لودہانوی کا ایک خط شائع کرتا ہوں۔ جو اونہوں نے شیخ صاحب کو بہ سبیل ڈاک ارسال کیا ہے۔ اس خط کے پڑھنے سے پبلک کو معلوم ہو جاوے گا۔ کہ تصفیہ اور فیصلہ کی کیسی آسان صورت ہے فیصلہ صرف اللہ تعالیٰ ہی پر چھوڑا جاتا ہے۔ میں اوس وقت تک کسی قسم کے ریمارک کا کرنا ملتوی کرتا ہوں۔ جب تک میاں محمد حسین جواب دیں۔

(ایڈیٹر)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علے رسولہ الکریم۔

مولوی محمد حسین صاحب

۱۔ میرا یہہ عریضہ (جو ایک دردمند دل اور سچے جوش کا نتیجہ ہے) بظاہر آپ کے لئے ایک اجنبی ہے۔ مگر میں خیال کرتا ہوں۔ کہ غالباً آپ کو بھی یاد ہوگا۔ کہ مجھے آپ کے ساتھ زمان طالب علمی میں ہم مکتب ہونے کا فخر حاصل ہے۔ اور زیادہ تر کچھ تو اون حقوق کو زیر نظر رکھ کر اور کچھ اس لحاظ سے کہ آپ بعض مسلمانوں کے نزدیک ایک جید اور مقتدر عالم ہیں۔ اور اسلام اور اہل اسلام کی دینی اور دنیوی خیرخواہی کے خیال سے یا نام سے آپ نے بہت کچھ قدم مارا ہے۔ اس لئے میںنے مناسب سمجھا۔ کہ اس خط کے ذریعہ جناب کی خدمت میں اپنا درد دل بیان کروں۔ کیونکہ میں خوب جانتا ہوں۔ کہ اسلام کو من جانب اللہ جاننے والا مومن اور خدائے اسلام کو مؤید اسلام اور ناصر المومنین ماننے والا سچا مسلم اللہ تعالےٰ کی رضا جوئی کو جہاں ایک طرف مقدم قرار دیتا ہے۔ وہاں دوسری طرف خلق اللہ کی بے حقیقت اور آخر فنا ہونے والی جان بھی دینی پڑے۔ تو پروا نہیں کرتا۔ غرض وہ سچی عزت۔ سچی دوست اور حقیقی زندگی احیار اسلام ہی سمجھتا ہے۔ میرا آپ پر چونکہ بباعث اون کارروائیوں کے جو آپ بذریعہ اشاعۃ السنہ کرنے کا اظہار کرتے رہے ہیں۔ حسن ظن رہا ہے۔ اس لئے میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری اس عرض داشت پر اگر آپ توجہ نہ کریں گے؟ تو اور کس سے امید ہوگی۔

۲۔ یہہ امر آپ سے مخفی نہیں رہا۔ کہ مرزا غلام احمد صاحب قادیانی نے اپنے مسیح موعود و مہدی مسعود کا اعلان کرکے اکثر عالموں اور معزز اشخاص کو اپنے ساتھ کر لیا ہے۔ اور اون کے اس دعوے سے ہندوستان کی سرزمین میں خصوصاً ایک شور مچ گیا ہے۔ جس پر سب سے پہلے آپ ہی نے بڑے زور شور سے اس کو فتنہ سمجھ کر باوجودیکہ پہلے آپ نے تائید بھی کی تھی۔ اُس کی عام مخالفت کا بیڑا اُٹھایا۔ جس سے میںنے سمجھ لیا کہ اگر یہ کام اخلاص اور نیک نیتی سے کیا گیا ہے۔ تو واقعی ایک حد تک آپ کو اسلام کی غیرت ہے۔ دلوں کے حالات اللہ تعالےٰ ہی خوب جانتا ہے۔ آپ کے مخالف کہہ سکتے ہیں۔ کہ آپ ضد کرتے ہیں۔ اور آپ کے ہم خیال کہتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ہٹ دھرمی سے کام لیتے ہیں۔ بہرحال اس امر کا اعتراف فریقین کو کرنا پڑے گا۔ کہ سب سے زیادہ حصہ علمائے ہند و پنجاب میں سے آپ نے ہی اس پہلو میں لیا ہے۔ مگر با ایں ہمہ یہ شخص اپنے دعاوی کی اشاعت پر زور دے رہا ہے۔ اور ہر طرح سے حجت پوری کرتا جاتا ہے۔ آپ کے رسائل اور مرزا صاحب کی تصانیف کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ دلائل اور براہین علمیہ یا عقلیہ سے اب کام چلتا دکھائی نہیں دیتا۔ اور نہ اُس کا کچھ اثر عام لوگوں پر پڑ سکتا ہے۔ جو علمی مباحث اور منطقی دلائل کو سمجھ ہی نہیں سکتے۔ نوجوان آزادی پسند تو اپنی رائے سے فیصلہ کرکے مرزا کے ساتھ ہوتے جاتے ہیں۔ اور عوام میں سے بعض جو اپنے امام مسجد یا اپنے گاؤں کے کسی معزز کے زیر اثر ہیں۔ اس لئے اُن کو اس معاملہ میں سخت وقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ لہذا اون پر عام احسان کرنے کے لئے کوئی ایسی آسان اور عام فہم صورت ہونی چاہیئے۔ جو حق اور باطل میں ایسا بین امتیاز پیدا کر دے۔ کہ عام لوگ بھی اُس سے فائدہ اٹھا سکیں۔

مرزا صاحب گو مقابلہ کے لئے یہہ کہتے اور لکھتے ہیں۔ کہ **عربی تصنیف** میں مقابلہ کر لو۔ اگر علمی مقابلہ منظور ہو۔ اور جس انسان کو چاہو اپنا مشیر اور معاون بنا لو۔ **ایمانی** طاقت کا مقابلہ کرتے ہو۔ تو آؤ اجابت دعا میں مقابلہ کرو۔ معارف و اسرار قرآن کا دعوے ہے۔ تو تفسیر لکھ لو۔ اگر یہ خیال ہو۔ کہ ہم مقرب الٰہی ہیں۔ اور خدا تعالیٰ غیب کی باتیں بتلاتا ہے۔ تو پیشگوئیاں کر لو۔ غرض ان نشانات اربعہ کے ذریعہ اُنہوں نے متعدد مرتبہ اور کثیر انعامات کے وعدہ پر اشتہار شائع کئے۔ مگر اتمام حجت کے سوا نتیجہ نہ نکلا۔ اور کوئی مرد میدان ایسا نظر نہ آیا جو خلق اللہ پر رحم کرکے اون کے ایسے دعاوی کی اصلیت کھول دیتا۔ خیر جو ہوا سو ہوا۔ مگر میں جہاں تک غور کرتا ہوں۔ یہہ امور کسی ایک یا دوسرے فریق کو فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ سب سے بہتر اور آسان طریق فیصلہ یہ معلوم دیتا ہے۔ کہ آپ اہل اسلام کی طرف سے اور مرزا صاحب بجائے خود اپنے دعاوی کے منجانب اللہ ہونے کے اطمینان پر بٹالہ ہی کے کسی میدان میں مباہلہ

عام خلق اللہ پر احسان کریں۔ اور ہدایت کی راہ کھول دیں۔ کیونکہ کاذب تو مغضوب الٰہی ہو کر سال کے اندر ہی فوق العادت عذاب میں مبتلا ہو کر دوسرے کی صداقت پر مہر کر دے گا۔ اور خود خلقت بول اٹھیگی کہ سچا کون ہے اور کون مورد عذاب الٰہی ہوا ہے۔ چونکہ آپ اپنے دعاوی پر زور دیتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے سر تا سر ناحق ہونے کا عام اعلان بہ اطمینان قلب کرتے ہیں۔ اور مرزا صاحب کے دعوے پر تکذیب و تکفیر پر اطمینان کلی ظاہر کرتے ہیں۔ اور حسب منشا قرآن کریم کاذب اور کافر مومن کے مقابلہ میں کبھی تائید الٰہی نہیں پاتے۔ پس آپ کو کسی قسم کی شرط پیش کرنے کی بھی حاجت اور ضرورت نہ ہوگی۔ ایسا ہی آپ کہہ سکیں گے۔ کہ پھر مرزا کو بھی شرائط کی ضرورت نہیں۔ آپ کا ایسا ارشاد اگر ہو۔ تو بیجا نہیں۔ مگر دروغ گو را تا بہ خانہ اش باید رسانید پر عمل کرنا اور حق کا یقین آپ پر زیادہ واجب ہے۔ ہاں مرزا صاحب بھی کسی قسم کی شرط پیش نہ کریں گے۔ البتہ یہ ہونا چاہیئے۔ جو مرزا صاحب کہتے ہیں۔ کہ مباہلہ کے بعد ایک سال کے اندر فریق کاذب پر فوق العادت عذاب نازل ہوگا یہ مان لینا چاہیئے۔ اور یہ بحث چھیڑنی فضول ہے۔ کہ یہ میعاد مسنون ہے۔ یا نہیں؟ کیونکہ اس میں پھر ایک اور بحث پیش آ جاتی ہے۔ خدا تعالےٰ سچے ہی کا حامی اور مددگار ہوگا۔ غرض یہ ہے کہ آپ بذات خاص بٹالہ ہی میں بیٹھ کر خود ہی بلا کسی قسم کی شرط کے مرزا صاحب سے مباہلہ کر لیں اور آپ کے مباہلہ کا بوجہ آپ کی مسلم عزت کے ہزاروں پر اثر پڑے گا۔

میں آپ کی غیرت اسلام سے امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اس عریضہ پر پوری توجہ کر کے جس قدر جلد ممکن ہو۔ اس عرض داشت کو منظور فرماویں گے۔ اگر آپ اس عریضہ پر توجہ کرنا یا مباہلہ کرنا وغیرہ ایک تضییع اوقات سمجھیں۔ تو میں جو ایک غریب اور مفلس آدمی ہوں۔ آپ کو دو صد روپیہ نقد پیش کرنے کی جرات کرتا ہوں۔ اور یہ روپیہ آپ اپنے اطمینان کے موافق جہاں چاہیں۔ جمع کرا لیں۔ یہ روپیہ اس صورت میں آپ کا حق ہوگا۔ اگر ایک سال کے اندر آپ کسی فوق العادت عذاب کے اندر مبتلا نہ ہوں۔ یا آپ کا فریق مخالف یعنے مرزا صاحب کی ذات پر کسی قسم کا فوق العادت عذاب آ جاوے یا آپ بھی اور مرزا صاحب دونوں ہی کسی قسم کے عذاب میں مبتلا ہوں۔ پھر بھی آپ اوس روپیہ کے مستحق ہوں گے۔ اور یا اگر کسی پر عذاب نہ آوے پھر بھی وہ روپیہ آپ کا ہی حق ہوگا۔ میں یہ قلیل رقم اس لیئے نہیں پیش نہیں کرتا۔ کہ میں آپ کو لالچ دے کر یہ کام کرانا چاہتا ہوں۔ مجھے تو امید کامل اور یقین واثق ہے۔ کہ آپ کا اسلامی جوش اور بہی خواہی خلق بلا کسی معاوضہ کے بھی بلکہ اپنے پاس سے بھی روپیہ خرچ کر کے اظہار حق کے لیئے تحریک دے گا۔ مگر تاہم میں اپنی استطاعت کے موافق سچے ہمدرد اسلام اور خدا تعالےٰ کے فیصلہ پر راستباز ثابت ہونے والے کو اشاعت حق کے لیئے دینا چاہتا ہوں۔ بالآخر میں اس امر کو بھی گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اس مباہلہ کے فیصلہ پر اگر آپ کی خدا تعالےٰ نصرت فرما دے۔ تو میں اور میرے ہمراہ ایک کثیر تعداد میرے احباب اور دوستوں کی آپ کے ساتھ ہو کر اعلاے کلمۃ الحق میں آپ کے شریک ہوں گے۔ بلکہ حق جو۔ حق پرست ممکن نہیں آپ کی طرف رجوع نہ کریں۔

میں اس امر کو بھی ظاہر کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ گو میری عقل اور تحقیقات نے مجھے مرزا صاحب کے دعاوی کی صداقت کا یقین دلا دیا ہے۔ تاہم میں عام خلق اللہ کے فائدہ کے لیئے عموماً اور اپنے مزید اطمینان کے لیئے خصوصاً چاہتا ہوں۔ کہ اس صورت فیصلہ کو پیش کیا جاوے۔ اور مباہلہ کی صورت میں آسمانی فیصلہ کا انتظار کیا جاوے جیسے مرزا صاحب سے بھی درخواست کی ہے۔ اور وہ منظور کرتے ہیں۔ میں اب اس عریضہ کو ختم کرتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں۔ کہ آپ اپنی فراخ حوصلگی سے جواب بھیج کر مشکور فرماویں گے۔

اب میں مزید تاکید کے لیئے آپ اور مرزا صاحب دونوں فریق کو مخاطب کر کے یہ دو عربی فقرہ بھی تیمناً و تبرکاً۔ لکھ دیتا ہوں اور وہ یہ ہیں۔ لعنۃ اللّٰہ علٰی من اعرض عن ھٰذا وانا ورحمۃ اللّٰہ علٰی من قبل وابا۔

سید خصیلت علی شاہ مرحوم

ذیل میں میں اپنے مخدوم چودھری رستم علی خاں صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ کی وہ نظم درج کرتا ہوں۔ جس کا وعدہ گذشتہ اشو میں کیا گیا ہے۔

(ایڈیٹر)

لا یظھر علٰی غیبہ احدا الا من ارتضٰی من رسول الآیۃ (س ۲۹)

حضرت اقدس مسیح موعود جناب مرزا صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کی پیشگوئی کی تصدیق

شنیدم ز مرد صدوق و فہیم
بہ سال گذشتہ بہ یاران خود
بکشف صحیح و مصفا بہ من
کہ بعضے زیاران بسال دگر
کہ گردند نخچیر صیاد مرگ
جوان قوی دست زخاک گور
زدست قضا در دمِ سبزہ زار
کنید چھتاب از نواہی حق
زکردار نیکو بجا آور ید
شود بند دست وزبان از عمل
نباشد کہ جان رخصت از تن شود
کسانیکہ مصداق کشف صریح
ازانجملہ سید خصیلت علی ست
دریغا کہ از زمرۂ دوستاں
شد و از پئے دیگراں شد فرد
بدوری آں یار رفتہ بہ گور
چو یاد آید آں صورت سروقد
چہ حاصل ز اظہار رنج وغمش
ز لطف وکرم لے خداوند ما
کہ در انبذلے کلام قدیم
زندراہ من نفس امارہ ام
کند سرکشی ہر زماں این غوی
تو ایں نفس را مطمئنہ کنی
بہ بندم چو رخت سفر زیں سرا ے
ندائے منادی ایماں۔ قبول
ز قول بشیر مبشر شوم
بگیرم عبر ز قول مسیح

کہ عیسائے دین رسول کریم
بہ فرمود روزے بجمع عظیم
خبر داد رب خبیر و علیم
بگردند در جلسۂ ما سہیم
بہ پوشند از ما رخ اندر گلیم
بہ روزے شود ہمچو عظم رمیم
بروید بگور حسین و وسیم
بہ اخلاص توبہ۔ ز فعل ذمیم
رہائی خدا تا دہد از جحیم
چو ناگہ بسر تاخت آرد غنیم
بجامے کہ باشد پلید و لئیم
شوند از قضائے خدائے حکیم
کہ در ہجر او شد دل ما دونیم
جدا گشت آں پاک باز و حلیم
نزید شود میر منزل مقیم
دل وجاں کشد رنج و درد الیم
میانم زغم میشود خاو ہیم
دعا کن بہ درگاہ رب کریم
نمائی مرا آں رہ مستقیم
بیانش نمودی ز لطف عمیم
در آویخت در دامنم ایں لئیم
نہ از نفس لوامہ اش ہیچ بیم
نماند بہ بینیاں ضعیف وسقیم
بیایم بسویت بقلب سلیم
کنم۔ بخش توفیق رب رحیم
ز اقوال منذر بیایم بہ بیم
کہ ہر قول او بہ ز در یتیم

۱۸۹۸ء

خصیلت علی را لطیف و حمید
بیامرز۔ آمیں۔ غفور الرحیم

ضرورت

حضرت اقدس کے لنگر یعنے باورچی خانہ کے لئے ایک شریف ہوشیار۔ دیندار۔ اور دیانتدار اپنے کام میں ماہر باورچی کی ضرورت ہے تنخواہ کا فیصلہ بذریعہ خط وکتابت حضرت اقدس سے کرلیں۔

اشتہار واجب الاظہار

متعلق کتب دفتر ضیاء الاسلام قادیاں

چونکہ ہمارے مطبع میں ہمیشہ نو تالیف کتابیں جو میری تالیفات میں سے ہیں۔ چھپتی رہتی ہیں۔ اس لئے یہ اندیشہ ہمیشہ دامنگیر رہتا ہے۔ کہ کوئی کتاب ہمارے شائع کرنے سے پہلے کسی اتفاق سے دفتر سے نکل نجائے یا بہ طور خیانت کسی بیرونی آدمی کی چالاکی سے کسی کو پہنچ نہ جائے۔ لہذا قرین مصلحت معلوم ہوا۔ کہ اس اندیشہ کے دور کرنے کے لئے کوئی احسن انتظام کیا جائے۔ اس لئے عام طور پر اطلاع دیجاتی ہے۔ کہ کوئی کتاب جب تک کہ اس پر مہر اور میرے دستخط موجود نہ ہوں۔ جائز طور پر شائع کردہ نہ سمجھی جائے۔ بلکہ یاد رکھنا چاہئے۔ کہ جس کتاب پر صرف مہر ہو۔ اور میرے دستخط ساتھ نہ ہوں۔ وہ بھی مسروقہ ہے۔ اور جس پر مہر اور میرے خاص دستخط دونوں موجود ہوں۔ وہ کتاب مسروقہ نہیں ہے۔ اور جس پر نہ مہر اور نہ دستخط ہو۔ وہ اس انتظام سے پہلے کی ہے۔ اور بہر حال اُس کو جائز طور پر شائع شدہ سمجھنا چاہئے۔ اور یہ انتظام آئندہ کے لئے ہے۔ کیونکہ اب دفتر کی تمام موجودہ کتابوں پر مہر لگادی گئی ہے۔ اور دستخط نہیں کئے آئندہ ہر ایک کتاب جو جائز طور پر ہماری مرضی اور اجازت سے کسی طرف روانہ ہو اُس پر دستخط کر دیئے جائیں گے۔ اس لئے جو کتاب بغیر ہمارے دستخط کے صرف مہر ہی رکھتی ہوگی۔ وہ کتاب اگر کسی اور کے پاس پائی جائے۔ تو اُس کو مسروقہ سمجھا جائے گا۔ اور مہر میں یہ الفاظ ہونگے (الیس اللّٰہ بکاف عبدہٗ) اور دستخط میں ہمارا نام مع تاریخ ہوگا۔ اور اب جو چند کتابیں جیسے کتاب ایام الصلح اردو و فارسی اور کتاب ترغیب المومنین اور کتاب فریاد درد اور کتاب نجم الہدےٰ زیر تالیف ہیں۔ یہ ابھی تک شائع نہیں ہوئیں۔ جب یہ شائع ہونگی۔ تو دستخط اور مُہر کے ساتھ شائع کی جائیں گی۔ اور ان کتابوں میں سے جو کتاب بغیر دستخط اور مہر کے کسی کے پاس پائی جائے۔ تو اُس کو مسروقہ سمجھنا چاہئے۔ اور ایسا ہی آئندہ جو کتاب اگست ۱۸۹۸ء کے بعد کی نئی تصنیف نکلے۔ اُس کے لئے بھی یہی قاعدہ تصور کرنا چاہئے۔ یعنے مُہر اور دستخط دونوں کا ہونا ضروری ہوگا۔ اور جس کتاب پر جو اس تاریخ سے بعد کی تالیف ہو۔ مُہر اور دستخط دونوں نہ ہوں گے۔ یا اُن میں صرف مہر ہی ہوگی۔ تو وہ بہر حال مسروقہ قرار دی جائے گی۔ یاد رہے۔ کہ مُہر اور دستخط پہلے صفحہ پر ہوں گے۔ جہاں سے مضمون شروع ہوتا ہے۔

المشتہر مرزا غلام احمد از قادیان
۲۰ ستمبر ۱۸۹۸ء

الانذار

مندرجہ عنوان نام کتاب کا اشتہار میرے ناظرین ایک عرصہ سے الحکم میں پڑھتے ہیں۔ کتاب مذکور اب بالکل طیار ہوگئی ہے۔ جن صاحبوں کی درخواستیں آچکی ہیں۔ اُن کی خدمت میں ۔ روانہ کی جارہی ہے۔ کتاب مذکور ۶ جزو پر ختم ہوئی ہے۔ قیمت ۔ رکھی گئی ہے۔

ولائتی چٹھی

نمبر ۸-

اس تدبیر سے اگرچہ اس قدر فائدہ تو ہوا - کہ میں سمندر میں جا پڑنے کے خطرہ سے امن میں ہو گیا - مگر آخر کار تمام کپڑوں کے تر بتر ہو جانے اور سردی کے لگنے سے مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی شائد رات کے بارہ یا ایک بجے ہوں گے - کہ میں اپنے دوسری گرداب مصیبت میں پڑے ہوئے ہمراہیوں کو چھوڑ کر جہاز کے تختہ پر بیٹھ کر چلتا چلتا نیچے کی منزل کی سیڑھی کے پاس پہونچا - اور تختوں اور لوہے کو پکڑ پکڑ کر بہ صد مشکل نیچے اوترا - یہاں آکر عجیب کیفیت دیکھی - لوگ اوپر نیچے ایک دوسرے کے گرے ہوئے تھے - کوئی مُنہ کے بل گرا ہوا ہے - کوئی پشت کے بل بے ہوش پڑا ہے - کسی کا سر تو کسی کا پیر - سیڑھیوں سے اوتر کر نیچے کھڑے کھڑے چاروں طرف نظر دوڑائی - کوئی ایسی جگہ نظر نہ آئی - جہاں میں اپنا سر چھپا سکتا - اودھر تو یہہ تکلیف - اوپر جانے سے جی ہزار کوس گریز کرتا ہے - سخت حیرت میں آخر سیڑھی کے آخری تختہ پر بیٹھ گیا - یہہ تختہ اور اُس کا دامن کل لوگوں کی قے سے پر تھا - اور اس منزل زیریں میں سخت بدبو لوگوں کی قے اور کثرت سے پھیلی ہوئی تھی - مرتا کیا نہ کرتا - آخر کار ناچار اونسی کوٹ کرتہ پاجامہ سمیت کہ میں جن سے خود بخود پانی نچڑ رہا تھا - میں زینہ کے تختوں کے سہارے لیٹ گیا - یہہ تمام قلی اگرچہ مجھے عزت کی نظر سے دیکھتے تھے - مگر ایسے آڑے وقت میں جبکہ کسی کو اپنی ہی خبر نہ تھی - کون مجھے پوچھتا - صبح کے ۴ بجے تک میں اسی طرح اونہی بھیگے کپڑوں میں پڑا رہا - ۴ بجے کے بعد جب قدرے افاقہ ہوا - تو میں بھی بڑی دیکھ بھال سے چلتا ہوا آخر اوس شخص کے پاس پہونچا جسے میں نے اپنے کپڑے دوسرے خشک دیئے ہوئے تھے دیکھ بھال کر اس لئے چلتا تھا - کہ مبادا کسی کے پاؤں یا ہاتھ وغیرہ پر میرا پاؤں آ جائے - تو وہ عدم واقفیت میں جبکہ آگے ہی اپنی جان سے بیزار ہے - مجھے گالی وغیرہ دیدے - وہاں پہنچ کر پہننے کپڑے لئے - اور یہ کپڑے گیلے اتار کر خشک پہنے - اور پھر ایک دو گھڑی کے لئے لیٹ گیا - اس تباہی میں ایک عجیب یہہ حالت دیکھی - کہ باوجود کپڑوں کے تر ہو جانے کے اور سردی لگنے کے اور متواتر موجوں کے سر پر گذرنے کے نیند کا غلبہ رہا - اور یہی جی چاہے - کہ جس طرح ہو سکے سو جاؤ - مگر جان کی فکر کب آرام کرنے دیتی تھی -

جب فجر کی نماز کا وقت ہوا - تو وہ زور شور سمندر کا بالکل بند ہو گیا - اور جہاز امن سے چلنے لگا - دھوپ نکلی - کل کپڑے لتے وغیرہ جس حالت میں تھے - خشک کرنے کے لئے دھوپ میں ڈالے - اور اللہ تعالےٰ کا شکر کیا - قلی لوگ مختلف قسم کی باتیں بناتے رہے - اور اپنے آنے پر پچھتائے - کہ ہم کیوں آئے - آپ اسی لحاظ سے آپ مسافران جہاز کی تکالیف کا اندازہ کر سکتے ہیں -

اس سفر نے مجھے اس امر کا بخوبی سبق دیدیا - کہ جہاز میں سوار ہونے سے پیشتر کیا کیا سامان انسان کو اپنی جان اور مال کی حفاظت کے لئے کر لینے چاہئیں - اور جب بمبئی میں دوسرے جہاز میں ہم سوار ہوئے - تو آخر کار اون تجاویز سے ہمنے فائدہ اُٹھایا - جو اس مصیبت نے ہمیں بتلا دی تھیں -

ہمارے معترض آنکھ کھول کر پڑھیں ؟

ہمارے ناظرین کو یہ تو خبر ہو گی - کہ دو سال سے زیادہ عرصہ گذرا ہے - کہ ہندوستان سے ۲۰۰ سپاہی اہل اسلام اپنی محسن گورنمنٹ برطانیہ کے دشمنوں کو پامال کرنے کی خاطر ۳ سال کے اقرارنامہ پر آئے تھے - ان ۲۰۰ سپاہیوں کی فوج زیر حکم جناب کپتان بیرٹ صاحب ہندوستان سے آئی تھی -

یہہ کپتان بیرٹ صاحب بہادر ایک بہت ہی لئیق اور فہیم افسر ہیں - کہ جن کے حسن خلق اور بیدار مغزی نے ہر ایک عرب افسر کے دل میں گھر کیا ہوا ہے - ہمیں بخوبی یاد ہے - کہ جب بعض کوتاہ اندیش لوگوں نے اسی فوج میں ہمارے مکرمی محبی ڈاکٹر محمد اسمعیل خاں صاحب ہاسپٹل اسسٹنٹ Senior (سینیر) پر بعض افترا ایک مقدمہ کی صورت میں صرف اس غرض سے باندھے - کہ محمد اسمعیل خاں اوس جماعت کا ممبر والا ہے - جو گورنمنٹ کی مدح سرائی کرتی رہتی ہے - اور اُس کی ترقی اقبال و درازی عمر کے لئے اُن کا ہادی کامل دعاؤں میں مصروف رہتا ہے - اور سلطان روم کے حق میں باوجود اوس کے مسلمان ہونے کے گورنمنٹ انگلشیہ کے مقابلہ میں وہ الفاظ بہ لحاظ امن و عافیت کے نہیں کہے جاتے جیسے اس گورنمنٹ کے حق میں کہے گئے ہیں - مثلاً " جو خدمات دینی ہم اس گورنمنٹ عادل کے زیر سایہ کر رہے ہیں - وہ ہم نہ روم میں کر سکتے ہیں - نہ مکہ میں نہ کسی اور جگہ "

اور یہ تمام واقعات اُن دنوں میں ہوئے تھے - جبکہ بی چودھویں صدی اپنے سروالے سے بگڑ کر سلطان روم کی طرف ڈھل رہی تھیں - اور اُن کی خاطر ہمارے حضرت اقدس کو برا بھلا کہہ رہی تھیں -

اس خادم الاطباء کو ۲۸ سالہ طبیہ تجربات اور فقراء کاملین و سیاحین کے خدمات سے ایسے سریع التاثیر نسخے ہاتھ آئے ہیں کہ اکسیر کا حکم رکھتے ہیں خصوصاً اولاد و فرزند نرینہ وحیات مولود و دفع اسقاط کے لئے تیر بہدف ہیں۔ اگرچہ کثرت اشتہارات نے خلق کو بدظن کر دیا۔ مگر ع خدا پنج انگشت یکساں نہ کرد۔ بندہ کو اس نعمت خداداد کے پوشیدہ رکھنے کا حکم نہیں۔ بزرگوں کے ارشاد سے فیض عام کا اشتہار ہے۔ کہ ادویہ تو وہی ہوں گی۔ مگر نمبر اوّل کم مقدور والے صرف خرچ مندرجہ سے اور (۲) تونگر عہدہ دار خرچ دو چند سے دوائیں لے جائیں۔ اور دلی مراد پائیں (۳) شرطیہ پیشگی آمدنی یک ماہ علاوہ خرچ دوا دے کر رسید دستخطی لے۔ اگر میعاد مقررہ کے اندر امید بر آئے بندہ کا حق ہے۔ ورنہ واپس لے جائے۔ (۴) شرطیہ مابعد خرچ دوا دے کر اقرار نامہ آمد دو ماہ لکھ دے۔ بہ شرط پیدائش نرینہ بمیعاد معینہ ادا کرے۔ ورنہ خرچ دوا بھی بذریعہ رسید واپس لے۔ (۵) زر تصفیہ شدہ فیمابین معتبر شخص کے بہ رضامندی طرفین امانت رکھ دیں۔ بہ شرط کامیابی بندہ پائے۔ ورنہ واپس لیں۔ (۶) اس پر بھی اطمینان نہ ہو۔ تو مچلکہ شرطیہ لکھائیں۔ وقت تولد فرزند نرینہ آمدنی چہار ماہ واجب الوصول ہو۔ ورنہ ہرجانہ جرمانہ حسب قرار داد قبول۔ فضل خداداد کی منادی ہر طرح کرا دی۔ شرطیہ اقرار نامہ سے جھوٹے اشتہاروں کی بنیاد ڈھا دی۔ اگر علاج میں شک ہو۔ تحقیق کر لو مراد پاتے پر دینا کس کو گراں ہے۔ فرزند نرینہ لاکھوں سے ارزاں ہے۔ جو گھر اس لعل سے منور نہیں وہ خانہ خراب ہے۔ گھر نہیں ہے برباد وہ شجر ہے کہ جس کا ثمر نہیں۔ گم نام وہ بشر ہے کہ جس کا پسر نہیں۔ کتاب اسناد کامل فہرست و پرچہ تشخیص لاولدی ایک ٹکٹ بھیج کر منگوائیے۔ جن مایوسین نے زندگی دوبارہ پائی۔ اور جن کی دلی مراد بر آئی۔ ملاحظہ فرمائیے۔ تشخیص مرض کے بعد بذریعہ خط و کتابت علاج ہو سکتا ہے۔ طریق استعمال دوا و غذا پرہیز نسخہ ملحقہ ڈبیہ سے واضح ہوگا۔ والیان ریاست و امراء حسب منشاء خود شرائط مندرجہ سے مستثنےٰ ہیں۔

نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی	نمبر	نام مرض	رقم پیشگی
۱	جس کے اولاد نہ ہو	عـہ	۱۰	قولنج دوری	صـہ	۱۹	لقوہ	عا	۲۸	نل اترنا	ـہ
۲	جس کی اولاد چھوٹی مرجاوے	صـہ	۱۱	سوزاک	صـہ	۲۰	بھگندر	عا	۲۹	طول و عرض و عمق کوئی	صـہ
۳	جس کے لڑکیاں ہوں لڑکا نہ ہو	صـہ	۱۲	سرعت	عا	۲۱	ناسور	عا	۳۰	خضاب سالانہ	عا
۴	جس کا حمل ۶-۸ ماہ گر جاوے	صـہ	۱۳	جریان	عا	۲۲	بواسیر خونی و بادی	ـہ	۳۱	نزلہ و زکام	عا
۵	کم زوری	عـہ	۱۴	غلط کاری	صـہ	۲۳	ادھرنگ	عـہ	۳۲	تسہیل ولادت	عا
۶	مرگی	صـہ	۱۵	گنٹھیا	عا	۲۴	ضیق النفس	عـہ	۳۳	ہیضہ مجرب المجرب	عا
۷	تپ دق	عـہ	۱۶	سفیدی آنکھ	عـہ	۲۵	لپھ	صـہ	۳۴	تیجا - چوتھیا - روزانہ	عـہ
۸	ضعف باہ	صـہ	۱۷	ضعف بصر	عا	۲۶	آتشک	صـہ	۳۵	ضعف ہضم	ع
۹	ضعف جگر	عا	۱۸	سبل	عا	۲۷	آتشک کل بدن	عـہ	۳۶	سرسام	عا

المشتہر: شیخ نظام الدین حکیم امرتسر چوک ڈیوڑھی کرموں

میرے کا سُرمہ

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں - میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں - والیان ریاست اور ولائت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے - کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا - پڑوال - غبار - پھولا - ٹبل - سرخی - ابتدائی موتیابند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے - اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی - بچہ سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے - قیمت اس لئے کم رکھی ہے - کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں - قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے - مبلغ ع۲ روپیہ میرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم کا فی تولہ مبلغ تین روپیہ خاص میرہ فی ماشہ بیس عـــہ روپیہ - مصری سرمہ فی تولہ ۴ر خرچ ڈاک بذمہ خریدار درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں - نقلی و جعلی میرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے -

المشتہر

پروفیسر میاسنگھ اہلووالیہ مقام بٹالہ - ضلع گورداسپور پنجاب -

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہوسکتی ہے؟

۱ - میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں - کہ میرے کا سرمہ جو سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے تو بمنزلہ اکسیر ہے - آنکھوں سے پانی جانا - دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنا کہتے ہیں - جلن - کمزوری نظر - ناخونہ اور اندر کی جھلی کا زخم اور رسنے پیپ کا گرنا - چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیائی شئے نہیں ہے - اس سے ہر کسی کے لئے استعمال مفید ہے علاقہ میں جہاں لائق ڈاکٹر و کا ملنا مشکل ہے - وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اس لئے میں بلاشک و شبہ شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے میرے کا سرمہ ضروری مفید ہے - راقم ڈاکٹر ڈی - ایم - مسانگلے صاحب بہادر - ایم بی - ایم ڈیس سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ (انگلینڈ) امرتسر

۲ - میں بڑی خوشی سے میرے کے سرمہ کے فائدہ بخش اثر کی نسبت شہادت دیتا ہوں - کہ سردار میاسنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے - میں نے اسکا تجربہ اپنی ایک زیر علاج مسمات اُم دیوی عمرہ ۴۰ سال سکنہ لاہور پر کیا ہے - مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خرد خرد دانے نکلے ہوئے - اور پڑوال پڑتے تھے - آنکھیں عرصے سے سُرخ اور دکھتی ہوئی تھیں - انمیں سے کثرت سے مواد نکلتا تھا - اسکی بینائی میں اسقدر فرق آگیا تھا - کہ سوئی دھاگا بھی نہیں پڑ سکتی تھی - اور ان اشیاء کو جو اس سے تین گز کے فاصلہ پر رکھی جاتی تھیں صفائی سے دیکھ نہیں سکتی تھی - مریضہ مذکور نے تین روز تک سُرمہ کا استعمال کیا جسکا یہ نتیجہ ہوا - کہ اُسنے امراض مذکور سے کلی صحت پائی -

راقم - خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین خان ایل - ایم - ایس اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور -

۳ - جناب میاسنگھ صاحب

شائد آنجناب کو یاد ہوگا - کہ بندہ نے آپ سے میرے کا سفید سرمہ منگوایا تھا - جس نے جادو کا اثر دکھلایا یعنی ایک دوکاندار مسمی دولامل کی آنکھوں میں پھولا پڑ گیا تھا - اور بسبب پتلی پر پھیلے کے ہونیکے نظر قطعاً بند ہو گئی تھی - لیکن قریب دس روز کے استعمال سے پھولا روپوش ہو گیا - اور پتلی صاف و شفاف ہو کر نظر بدستور قائم ہو گئی ہے - اور مریض دعاگو ہے بندہ بھی بعد شکر گذاری جوش طبیعت کو ظاہر کئے بغیر نہیں رہ سکتا - جو آپ نے ایسی نادر دوا اس قدر قلیل قیمت پر لگا کر خاص و عام خلق خدا پر بہت احسان اور ثواب کا کام کیا ہے لہذا بندہ بخدمت ہر خاص و عام و خلق تاکید ہے - کہ بروقت مبتلا ہونے مرض چشم خواہ کسی قسم کا مرض ہو - اس اکسیر حیات چشم (سرمہ میرہ) کے استعمال کرنے کا موقعہ ہرگز ہاتھ سے نہ دیں - ملتمس ہوں - کہ دو تولہ میرے کا سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل عنایت فرماویں -

راقم - ڈاکٹر نرائن سنگھ ہسپتال اسسٹنٹ کوٹ گڑھ ڈسپنسری شملہ -

۴ - جناب من میری آنکھ میں ایک مرض ہے - جسکا علاج حکما اور ڈاکٹران لاہور مثل ڈاکٹر پیری صاحب اور حکیم وغیرہ نے کیا کچھ فائدہ نہ ہوا - آپ کے سرمہ سے تخفیف ہوئی - اب صرف دھند اور کم طاقتی ہماری چشم میں ہے - اور ایک تولہ سفید سرمہ بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیں -

دستخط سردار صلح محمد خان درانی شاہزادہ کابل خلف الرشید جناب امیر فیض محمد خان صاحب مرحوم والی ملک ترکستان - ۶ر مارچ ۱۹۰۵ء

پانچ ہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص میرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب بارہ ہزار کے ہیں - ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے اس کو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جاویگا - جو لاہور کے الائنس بنک مارچ ۱۹۰۵ء کو جمع کیا گیا -

شیخ معشوق علے (ترا...) اڈیٹر و پرائیٹر کے لیئے [illegible] شائع کیا گیا

اکسیر حافظہ

فوائد اس کے نام سے ظاہر ہیں۔ ہر ایک شخص خصوصاً طلباء کو اسکی اشد ضرورت ہے۔ دو ہفتہ کیواسطے عہ۔ ایکماہ کیواسطے ۲ روپیہ تین ماہ کیواسطے للعہ۔ غریب طلباء کو بتصدیق ہیڈ ماسٹر نصف قیمت پر دیجاتی ہے

خارش کی حکمی دوائی

تین دفعہ کے لگانیسے فائدہ کلیہ حاصل ہوسکتا ہے۔ اور اسکا جادو کا اثر کو تصدیق کرنا پڑتا ہے۔ فی پوڑیہ ۸ر۔ اور مفت تقسیم کرنیوالوں کو ۷ر پوڑیہ عہ۔ اور غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے صرف خرچ روانگی پر مفت

دوائی ہاضمہ

بدہضمی۔ درد شکم۔ قراقر۔ نفخ۔ امتلاء۔ کھٹے ڈکار۔ ضعف معدہ کو دور کرتی اور بھوک لگانیکو مفید۔ قیمت فی شیشی جو کئی آدمیوں کو کافی ہو ۸ر۔ غرباء کو بتصدیق کسی معزز کے ۲ر خرچ روانگی پر مفت۔

دوائی آتشک

یہ عجیب الخواص حکمی دوائی اس شدید مرض کو ایک ہفتہ میں دور کرتی ہے۔ خوبی یہہ کہ منہ نہیں آتا۔ غذا گوشت۔ پلاؤ۔ شراب کے عادی کو اس کی بھی اجازت ہے ۷ خوراک عہ۔

سرمہ سلیمانی

ایک فقیر صاحب کی ایجاد۔ دھند۔ غبار۔ تاریکی چشم۔ ضعف بصر۔ سرخی۔ پھولا۔ موتیابند کو اکسیر ہے ۶ ماہ کے استعمال سے عینک چھوٹ جاتی ہے۔ اور آنکھ کبھی بیمار نہیں ہوتی۔ فی تولہ عہ۔ اطباء و دیگر اصحاب سے پہلی دفعہ بغرض تجربہ فی تولہ عہ۔

سفوف مرہم آتشک

اصلاح زخم کیواسطے صرف تین پڑیاں کافی ہیں۔ زخم پہلے دن خشک۔ اور تین دن میں بالکل اچھے ہوتے ہیں۔ فی پوڑیہ ۸ر۔ غرباء کو بتصدیق معزز ۲ر خرچ پر مفت

اعجاز مسیحی

اعصاب کی کمزوری اور جملہ نقصانات جو جوانی کی غلط کاریوں کا نتیجہ ہے۔ اس کے تین دفعہ کے استعمال سے بالکل دور ہوکر نامرد۔ مرد اور مرد جوان مرد ہوجاتا ہے۔ قیمت سے۔

عصائے پیری

رقت اور جریان کو مفید۔ قوت باہ کے واسطے علاج لاثانی وذریعہ لطف زندگانی۔ تعریفی الفاظ کی ضرورت نہیں۔ تجربہ شاہد کافی ہے۔ قیمت سے۔ روپیہ

دوائی وجع المفاصل

یہ بے نظیر اور تیر بہدف دوائی ہے۔ سالہا سال کے جکڑے ہوئے اور بے کار شخص صحیح و سالم ہوئے ہیں۔ قیمت صرف صہ

تریاق سوزاک

سوزاک کیسا ہی پرانا کیوں نہ ہو تین دن میں صحت کلی ہوجاتی ہے۔ درد اور جلن تو پہلے ہی دن دور ہوجاتا ہے۔ درحقیقت اسم بامسمی ہے۔ ۶ خوراک عہ

نسوار

جملہ امراض دماغی کو مفید۔ درد سر۔ شقیقہ۔ سرخی چشم نزلہ۔ زکام۔ چھچھڑہ کے واسطے دوائی بے نظیر۔ فی پوڑیہ ۸ر۔ غرباء کو بتصدیق ۲ر خرچ پر مفت۔

جادو کی گولی

جسم کے کسی حصہ میں بھی یا ریحی درد ہو۔ فی الفور ایک گولی کے کھانے سے کافور ہوجاتا ہے۔ فی گولی ۴ر۔ فی درجن عہ

حبوب بواسیر

جو لوگ اس مرض کا کلی دفعیہ ناممکن سمجھتے ہیں وہ ہماری حبوب کو ایکدفعہ ضرور آزمائیں۔ مسوں کی سوزش اور درد پہلے دن بند۔ اور ۱۲ دن میں فائدہ کلی ہوتا ہے۔ قیمت عا

لگانیکی دوائی بواسیر

اس دوائی کے لگانے سے تین دن میں مسے خشک ہوکر خود بخود گر جاتے ہیں اور کسی قسم کی کوئی تکلیف نہیں ہوتی اس کو اکسیر کہنا بیجا نہ ہوگا۔ قیمت سے ر

دوائی درد گردہ

درد کیسا ہی شدید ہو۔ ۱۵ منٹ میں دور ہوتا ہے۔ فی گولی ۲ر۔ فی درجن عا۔

المشتہر خاکسار غلام احمد بمکان منشی حسین بخش اپیل نویس بٹالہ ضلع گورداسپور ملک پنجاب

حضرت اقدس کے کلمات طیبات

۱۳ ستمبر ۱۹۰۶ء صبح

بعد نماز فجر حضرت اقدس نے فرمایا"

کہ اب میری حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے۔ کہ اگر کوئی خواب بھی آتا ہے۔ تو میں اوسے اپنی ذات یا نفس سے مخصوص نہیں سمجھتا۔ بلکہ اسلام اور اپنی جماعت ہی کے متعلق سمجھتا ہوں۔ اور میں قسم کھا کر کہہ سکتا ہوں۔ کہ اپنے نفس کا ذرا بھی خیال نہیں ہوتا۔ چنانچہ رات مینے دیکھا۔ کہ ایک بڑا پیالہ شربت کا پیا۔ اُس کی حلاوت اس قدر ہے۔ کہ میری طبیعت برداشت نہیں کرتی۔ با ایں ہمہ میں اُس کو پیئے جاتا ہوں۔ اور میرے دل میں یہ خیال بھی گذرتا ہے۔ کہ مجھے پیشاب کثرت سے آتا ہے۔ اتنا میٹھا اور کثیر شربت میں کیوں پی رہا ہوں۔ مگر اس پر بھی میں اُس پیالے کو پی گیا۔ شربت سے مراد کامیابی ہوتی ہے۔ اور یہ اسلام اور ہماری جماعت کی کامیابی کی بشارت ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ جس قدر تعلقات انسان کے وسیع ہوتے ہیں۔ اُسی قدر سلسلہ اُس کے خواب کا بلحاظ تعلقات وسیع ہوتا جاتا ہے۔ مثلاً اگر کلکتہ کا کوئی ایسا شخص ہو۔ جس کو ہم جانتے بھی نہیں۔ تو اُس کے متعلق کوئی خواب بھی نہ آئے گی۔ چنانچہ کئی سال پہلے جب مجھے صرف چند آدمی جانتے تھے۔ اُس وقت جو خواب آتی تھی۔ وہ اُن تک ہی محدود ہوتی تھی۔ اور اب کئی ہزار سے تعلق رکھتی ہے۔"

ادویات کے متعلق گفتگو کا سلسلہ چل پڑا۔ اور وہ اس تقریب پر کہ مولانا مولوی عبد الکریم صاحب کو کوئی دوا حضرت اقدس نے شب گذشتہ کو دی تھی۔ اُس کے اثر کے متعلق حضرت نے دریافت فرمایا۔ اسی ضمن میں ایسٹرن سرپ اور **کچلہ** وغیرہ پر مختلف ذکر ہوتا رہا۔ اور اُن کے خواص میں سے اعصاب کی تقویت کا تذکرہ ہوا۔ جس پر حضرت اقدس کو مولانا مولوی عبد الکریم نے اس امر کی طرف توجہ دلا دی۔ کہ عَصَب کے لفظ میں فلاسفی بھری ہوئی ہے۔ کیونکہ عَصَب کے معنے ہیں باندھنا۔ اور پٹھے بھی انسان کے اعضا کو رسیوں کی طرح باندھے رکھتے ہیں۔ اور بالمقابل نرو کے لفظ میں بجز لفظ کے کچھ بھی نہیں اس پر حضرت نے فرمایا۔

"یہ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معجزہ ہے۔ کہ الفاظ کے اندر علمی باتیں بھری ہوئی ہیں۔ اور عربی زبان اسی لئے خاتم الالسنہ ہے۔ چونکہ قرآن جیسا عظیم الشان معجزہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو دیا گیا۔ اس لئے اُس کی عظمت علمی پہلو سے بہت بڑھی ہے"!

پھر اسی کے ضمن میں **منن الرحمٰن** کی اشاعت کے متعلق تذکرہ ہوتا رہا۔ حضرت نے فرمایا۔ کہ "بعض اسباب اور سامان کے بہم پہونچ جانے پر جو اُس کے لیئے ضروری ہیں۔ شائع ہوگی"

پھر اسی ذکر میں آپ نے فرمایا "مینے بارہا ذکر کیا ہے۔ کہ اللہ تعالے نے چار قسم کے نشان مجھے دیئے ہیں۔ اور جن کو مینے بڑے دعوے کے ساتھ متعدد مرتبہ لکھا۔ اور شائع کیا ہے۔

اوّل عربی دانی کا نشان ہے۔ اور یہہ اُس وقت سے مجھے ملا ہے۔ جب سے کہ محمد حسین (بٹالوی صاحب) نے یہہ لکھا۔ کہ یہہ عاجز عربی کا ایک صیغہ بھی نہیں جانتا۔ حالانکہ ہم نے کبھی دعوے بھی نہیں کیا تھا۔ کہ عربی کا صیغہ آتا ہے۔ جو لوگ عربی املا اور انشاء میں پڑے ہیں۔ وہ اس کی مشکلات کا اندازہ کرسکتے ہیں۔ اور اُس کی خوبیوں کا لحاظ رکھ سکتے ہیں۔ مولوی صاحب (مولوی عبد الکریم صاحب سے مراد تھی) شروع سے دیکھتے رہے ہیں۔ کہ کس طرح پر اللہ تعالے نے اعجازی طور پر مدد دی ہے۔ بڑی مشکل آکر پڑتی ہے۔ جب ٹھیٹھ زبان کا لفظ مناسب موقع پر نہیں ملتا۔ اُس وقت خدا تعالے وہ الفاظ القا کرتا ہے۔ نئی اور بناوٹی زبان بنا لینا آسان ہے۔ مگر ٹھیٹھ زبان مشکل ہے۔ پھر ہم نے ان تصانیف کو بیش قرار انعامات کے ساتھ شائع کیا ہے۔ اور کہا ہے۔ کہ تم جس سے چاہو مدد لے لو۔ اور خواہ اہل زبان بھی ملا لو۔ مجھے خدا تعالے نے اس بات کا یقین دلا دیا ہے۔ کہ وہ ہرگز قادر نہیں ہو سکتے۔ کیونکہ یہ نشان قرآن کریم کے خوارق میں سے ظلی طور پر مجھے دیا گیا ہے۔

دوم دعاؤں کا قبول ہونا۔ مینے عربی تصانیف کے دوران میں تجربہ کرکے دیکھ لیا ہے۔ کہ کس قدر کثرت سے میری دعائیں قبول ہوئی ہیں۔ ایک ایک لفظ پر دعا کی ہے۔ اور میں رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو تو مستثنٰے کرتا ہوں۔ (کیونکہ اُن کی طفیل اور اقتداء سے تو یہ سب کچھ ملا ہی ہے) اور میں کہہ سکتا ہوں۔ کہ میری دعائیں اس قدر قبول ہوئی ہیں۔ کہ کسی کی نہیں ہوئی ہوں گی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ دس ہزار یا دو لاکھ یا کتنی۔ اور بعض نشانات قبولیت دعا کے تو ایسے ہیں۔ کہ ایک عالم اون کو جانتا ہے۔

تیسرا نشان پیش گوئیوں کا ہے۔ یعنے اظہار علی الغیب۔ یوں تو نجومی اور رمال لوگ بھی اٹکل بازیوں سے بعض باتیں ایسی کہدیتے ہیں۔ کہ اُن کا کچھ نہ کچھ حصہ ٹھیک ہوتا ہے۔ اور ایسا ہی تاریخ ہم کو بتلاتی ہے۔ کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی کاہن لوگ تھے۔ جو غیب کی خبریں بتلاتے تھے۔ چنانچہ سطیح بھی ایک کاہن تھا۔ مگر

ان اٹکل باز رمالوں اور کاہنوں کی غیب دانی اور مامور من اللہ اور ملہم کے اظہار غیب میں یہ فرق ہوتا ہے۔ کہ ملہم کا اظہار غیب اپنے اندر الٰہی طاقت اور خدائی ہیبت رکھتا ہے۔ چنانچہ قرآن کریم نے صاف طور پر فرمایا ہے۔ لا یظہر علی غیبہ احدًا الا من ارتضیٰ من رسول س ۲۹۔ یہاں اظہار کا لفظ ہی ظاہر کرتا ہے۔ کہ اُس کے اندر ایک شوکت اور قوت ہوتی ہے۔

چوتھا نشان قرآن کریم کے دقائق و معارف کا ہے۔ کیونکہ معارف قرآن اُس شخص کے سوا اور کسی پر نہیں کھل سکتے۔ جس کی تطہیر ہو چکی ہو۔ لا یمسہ الا المطہرون۔ س ۲۷۔ میںنے کئی مرتبہ کہا ہے۔ کہ میرے مخالف بھی ایک سورت کی تفسیر کریں۔ اور میں بھی تفسیر کرتا ہوں۔ پھر مقابلہ کر لیا جاوے۔ مگر کسی نے جرات نہیں کی۔ محمد حسین وغیرہ نے یہہ تو کہہ دیا۔ کہ ان کو عربی کا صیغہ نہیں آتا اور جب کتابیں پیش کی گئیں۔ تو بودے اور رکیک عذر کر کے ٹال دیا۔ کہ یہہ عربی تو ارنی کچالو ہے۔ مگر یہ نہ ہو سکا۔ کہ ایک صفحہ ہی بنا کر پیش کر دیتا۔ اور دکھا دیتا۔ کہ عربی یہہ ہے۔

غرض یہہ چار نشان ہیں۔ جو خاص طور پر میری صداقت کے لئے مجھے ملے ہیں۔"

نوٹ جو کچھ اوپر لکھا گیا ہے۔ یہہ حضرت اقدس کے مقدس کلمات کا مفہوم اور مضمون ہے۔ جو کہیں تو اپنے اصلی الفاظ میں ادا کیا گیا ہے۔ اور کہیں ایڈیٹر کے اپنے الفاظ میں ہے۔ کیونکہ عین تقریر کے وقت قلمبند نہیں ہوا۔ بلکہ حافظہ کے بھروسہ پر کوئی آدھ گھنٹہ بعد قلمبند کیا گیا ہے۔ (ایڈیٹر)

مسلمانانِ روئے زمین کی انٹرنیشنل کانفرنس

کچھ عرصہ سے بعض مسلمان اخبارات میں عموماً اور اخبار حبل المتین کلکتہ میں خصوصاً اس امر پر بحث ہو رہی ہے۔ کہ مسلمانان روئے زمین کے چند معزز و مقتدر علماء اسلام باہم ہر سال کسی مقام پر اکٹھے ہو کر مسلمانوں کی بہتری کے معاملات کے سوچنے اور شیعہ سنی مسلمانوں میں باہم اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کیا کریں۔ اس تجویز پر جتنے منہ اُتنی ہی باتیں ہو رہی ہیں۔ لاہوری پیسہ اخبار ایسی کانفرنس کے انعقاد کی جگہہ **ام القریٰ** قرار دیتا ہے۔ اور حاجی اسماعیل خاں صاحب علی گڈھی ایسی کانفرنس سے یہہ اندیشہ ظاہر کرتے ہیں۔ کہ یورپ کی عیسائی سلطنتیں مسلمانوں کے پولیٹیکل طور پر کمزور کرنے لگیں گی۔ اور بنظر بوجوہات ضروریات مختلفہ اہل اسلام ایسی کانفرنس سے عمدہ پیدا نہ ہوگا۔

میں نے بھی اس معاملہ پر خوب غور کیا۔ اور باوجودیکہ مجھے توجہ دلائی گئی کہ اس پر اپنی رائے ظاہر کروں۔ ابتداً میںنے مصلحتاً مناسب نہ سمجھا۔ کہ کسی قسم کی رائے دوں۔ میری سمجھ ہی میں یہہ امر نہیں آتا۔ کہ ایسی کانفرنس قائم ہو کیونکر سکتی ہے۔ میں اس امر کو تو مبارک فال سمجھتا ہوں۔ کہ مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں اتحاد ہوں۔ اور وہ **واعتصموا بحبل اللہ جمیعًا** پر عمل کریں۔ مگر میرے خیال میں یہہ وحدت ارادی کی روح کسی مجمع یا کمیٹی سے پھونکی نہیں جا سکتی۔ ہاں ایک شخص اس قسم کی روح مسلمانوں میں پھونک سکتا ہے۔ جو زمینی نہیں۔ بلکہ آسمانی ہو۔ یہہ کام ایرا غیرا نتھو خیرا کا نہیں۔ بلکہ یہہ ایک مامور من اللہ امام کا کام ہے۔ اور خدا کا شکر ہے۔ کہ اس وقت ایک **نذیر** دنیا میں آیا ہے۔ اور اُس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے والی جماعت نے عملی طور پر دکھا دیا ہے۔ کہ ایسا اتحاد جو ایک وقت میں ماں جائے بھائیوں میں ہونا چاہیئے۔ اُس کے ساتھ تعلق پیدا کرنے سے ہو سکتا ہے۔ پس میں اس امر کو بآواز بلند کہنا چاہتا ہوں۔ کہ جو لوگ مسلمانوں کے باہمی تفرقہ پردازی سے اون کی حالت ردیہ کو محسوس کرتے ہیں۔ اور چاہتے ہیں۔ کہ **اسلامی اخوت** اور یگانگت کی روح پھونکیں۔ تو وہ اس **امام** سے اپنا تعلق پیدا کریں۔ اور پہلے خود تجربہ کریں۔ پھر قوم کو اس مفید نسخہ کی طرف توجہ دلائیں۔ تو البتہ وہ کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اور سچا اتحاد قائم ہو سکتا ہے۔ ورنہ میں نہیں سمجھتا۔ کہ ایک **شیعہ** صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے بیزاری ظاہر کرتا ہوا کیونکر صدق دل سے ایک **سنی** مسلمان سے جو اُن کا دل و جان سے مداح ہے۔ مل سکتا ہے۔ اور ایسا ہی ایک **سنی** کیونکر اُن گالیوں کو سنتا ہوا **شیعہ** سے مل سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو۔ تو وہ مداہنہ اور نفاق کے طور پر ہو گا۔ جو اور بھی برا اثر پیدا کرے گا۔ ہاں اگر سچا اتحاد ہی ہو۔ تو پھر سمجھ لو۔ کہ پھر مذہب کو خیر باد کہنا ہو گا۔ میں چاہتا ہوں کہ اب اس مسئلہ پر ذرا وضاحت سے بحث کروں۔ اس لئے آئندہ اشاعت پر اسے اٹھا رکھتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ اس مضمون پر اکثر مخالفت کا شور بلند ہو گا۔ مگر میں بلا خوف لومۃ لائم ایک امر واقعی کے اظہار سے کیونکر رک سکتا ہوں لہذا میں **حبل المتین** کے لائق ایڈیٹر سے امید رکھتا ہوں۔ کہ وہ میرے خیالات پر ذرا غور سے نگاہ کریں۔ کیونکہ جو کچھ لکھا گیا ہے یا لکھا جائیگا۔ وہ نیک نیتی سے لکھا گیا ہے اور لکھا جائیگا۔

اداب النبی

یہ امر میرے بالغ خرد ناظرین سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے کہ ہر ایک مجلس و محفل کے خاص اداب اور مراتب ہوتے ہیں جو ہر ایسے آدمی کو جو اوسمیں شریک ہو ملحوظ رکھنے پڑتے ہیں۔ اگر وہ اون مراتب و اداب کا لحاظ کما ینبغی نہ رکھے تو اوسے ذلیل ہو کر اوس مجلس سے الگ ہونا پڑتا ہے اور اس طرح پر وہ اون فواید و منافع کو جو اوس مجلس کی شمولیت سے اوسے ملتے تھے کھو بیٹھتا ہے۔

یہ امر کوئی ایسا پیچیدہ مسئلہ یا عقدہ لاینحل نہیں کہ اس پر کسی قسم کی فلسفیانہ بحث کرنی پڑے کسی نے اچھا کہا ہے۔

گر حفظ مراتب نکنی زندیقی

حفظ مراتب اور اداب مناسب کا لحاظ بہت ضروری شے ہے اور مدنی الطبع انسان کیلئے یہ امر ایسا ہی ہے کہ اوسکو اوسکی ستہ ضروریہ کا ایک جزو سمجھا چاہیے۔ الغرض اداب اور حفظ مراتب بہت ہی ضروری چیز ہے اخلاق کی کتابوں میں کہانے پینے۔ چلنے پھرنے وغیرہ امور کے اداب پر لطیف اور طویل بحثیں لکھی گئی ہیں۔ جیسے اس نظام جسمانی میں اداب اور مراتب کے لحاظ کی ضرورت ہے اوسی طرح روحانی دنیا میں بھی اگر حفظ مراتب نہو تو انسان اندر ہی اندر تپ دق کیطرح کھا جانے والی مرض میں گرفتار ہو کر ضایع ہو جاتا ہے روحانی امراض کا سچا طبیب اور ہادی جو دنیا میں نبی یا رسول - خلیفہ یا مجدد - محدث - یا حکیم وغیرہ ناموں سے موسوم ہو کر آتا ہے اوس سے ملنے والوں اوسکی صحبت میں بیٹھنے والوں اور تعلق پیدا کرنے والوں کو بھی خاص اداب اور مراتب کا لحاظ رکھنا ضروری ہوتا ہے اور اگر اون اداب و مراتب کو ملحوظ خاطر نہ رکھا جاوے پھر وہ تعلق پیدا کرنے والے - اوسکے ہم نشین وہ سچا استفادہ نہیں کر سکتے جسکے لئے وہ دنیا میں بھیجا گیا ہے۔ کیونکہ مریض اگر طبیب سے نسخہ اور اوسکی باتوں پر خیال رکھنے کے طریق اور اداب نہیں جانتا تو وہ کبھی شفا نہیں پا سکتا۔

غرض یہ ایک بین امر اور ظاہر بات ہے اور مجھے اسپر فلسفیانہ بحث کی ضرورت نہیں محسوس ہوتی۔ تاہم اس بات کی ضرورت محسوس کی جاتی ہے کہ اون اداب و مراتب کو بیان کیا جاوے جو اداب النبی کہلاتے ہیں کیونکہ اس مبارک زمانہ میں بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نایب سے ملنے اور اوس سے تعلق پیدا کرنے اوسکی صحبت سے اخص برکات کو حاصل کرنے کی ضرورت ہے اور بہت سی سعادت مند روحوں نے اوس سے تعلق پیدا کر کے استفادہ کیا ہے اور کر رہی ہیں اور انشاء اللہ کریں گے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی عرب کے وحشی اور درندہ قوم کو اداب النبی کے سیکھنے کی ضرورت تھی اوسوقت قرآن کریم نے جو انسان کو حیوان سے انسان اور انسان سے با اخلاق انسان اور با اخلاق سے با خدا انسان بنانے آیا ہے اون مراتب اور اداب کی تشریح کا ذمہ بھی خود ہی اٹھایا تھا اللہ اللہ کیسا لطیف اور بلیغ کلام ہے کہ انسان کی ہر قسم کی ضرورتوں کا کفیل ہے دوا اگر بتلاتا ہے تو ترکیب استعمال اور پرہیز بھی ساتھ ہی بتلاتا ہے۔

فی الجملہ آج بھی ضرورت ہے کہ اداب النبی کا لحاظ رکھا جاوے ورنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نایب سے بدوں لحاظ حفظ مراتب سچا فائدہ اٹھانا ممکن نہیں ان ضرورتوں پر خیال کر کے میرے مخدوم مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی ایدہ اللہ بروح الامین نے ۲۳ ستمبر ۱۸۹۸ء کو جمعہ کے خطبہ میں اداب النبی پر ایک خطبہ پڑھا۔ مجھے افسوس اور سخت شوک ہے کہ میں ایک ضروری اور اشد ضروری کام کیلئے بٹالہ گیا ہوا تھا۔ ورنہ اس ضروری اور پر ضروری پر خلوص اور سچے جوش سے بھری ہوئی تقریر کو قلمبند کرتا۔ میرے ایک عزیز نے مجھ سے خلاصۃً اوسکا ذکر کیا میں نے چاہا کہ اپنے ناظرین اخبار کو بھی سنا دوں۔ پچھلے دسمبر میں بھی مولانا ممدوح نے اس ضروری مضمون پر چند باتیں ایک عام مجلس میں معمولی گفتگو میں فرمائی تھیں وہ بھی میرے حافظہ میں بفضلہ تعالٰے موجود تھیں اونکو بھی انکے ساتھ ملا کر ہدیہ ناظرین کرتا ہوں اور مجھے مولوی صاحب ممدوح سے امید ہے کہ وہ کسی وقت الحکم کے لئے اسپر کوئی خاص مضمون بھی عنایت فرماویں گے۔

اب میں مولانا ممدوح کی تقریر کا خلاصہ سامعی بیان کرتا ہوں۔ جسے مینے اپنے طرز اور ڈھنگ پر لکھا ہے۔

الحمد للہ رب العالمین الرحمن الرحیم مالک یوم الدین والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ ونبیہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم یاایہا الذین اٰمنوا لا تقدموا بین یدی اللہ ورسولہ واتقوا اللہ ان اللہ سمیع علیم ○ یاایہا الذین اٰمنوا لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی ولا تجہروا لہ بالقول کجہر بعضکم لبعض ان تحبط اعمالکم وانتم لا تشعرون ○ ان الذین یغضون اصواتہم عند رسول اللہ اولٰئک الذین امتحن اللہ قلوبہم للتقوٰی لہم مغفرۃ واجر عظیم ○

ایمان والو اللہ اور رسول کے آگے مت بڑہو۔ تقویٰ اختیار کرو (اللہ سے ڈرو) اللہ سنتا اور جانتا ہے۔

ایمانوالو! نبی کی آواز پر اپنی آواز دنکو مت بڑہاؤ۔ اور اوسکو ایسے طریق اور لب ولہجہ سے نہ پکارو جیسا تم میں کا ایک دوسریکو پکارتا ہے۔ ورنہ اندیشہ ہے کہ تمہارے اعمال نیست و نابود ہو جائیں اور تمہیں خبر تک بھی نہو وہ لوگ جو رسول اللہ کے حضور اپنی آوازوں کو نیچا کرتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جنکے دلوں کو اللہ تعالٰے نے تقوی کے لئے پرکھ لیا ہے اور اونکے لئے مغفرۃ

اور بڑے بڑے اجر ہیں۔

ان آیات میں اللہ کریم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور بیٹھنے والوں اور ان سے تعلق پیدا کرنے والوں کو ان آداب اور مراتب کی تعلیم دی ہے جو انکو مغفرۃ اور اجر عظیم حاصل کرنے کے لئے ضروری ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس زندگی سے سچا استفادہ کرنے کے لئے از بس لازم ہیں۔

اور پھر ان آیات میں ان آداب کو بیان کردینے کے بعد یہ بھی بتلا دیا کہ اگر ان کو مدنظر اور ملحوظ خاطر نہ رکھا جاوے گا تو وہ خوفناک اور دل کو ہلا دینے والا نتیجہ اور اثر مرتب ہوگا کہ اعمال نیست و نابود ہو جاوینگے مدامت (توفیق) کا سلسلہ بند ہو جاوے گا۔ اور یہ ایسے طور پر اندر ہی اندر گھن کیطرح کھا جاویگا کہ پتہ بھی نہ لگے گا۔

اس مقدس تعلیم کا تجربہ سے پتہ لگتا ہے اور تاریخ اور تجارب صحیحہ ہم کو بتلاتے ہیں کہ یہ نسخہ کیا تیر بہدف ثابت ہوا ہے عرب کی وہ جنگجو قوم اور وہ کسی کی بات نہ ماننے والے وحشی اور وہ جبتک اپنی بات نہ منوالیں بند نہ ہونے والے عرب جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ان آداب کو مرعی رکھ کر ملے اور اونہوں نے تعلق پیدا کیا کیا تھے کیا ہو گئے جاہل تھے عالم بنے وحشی تھے تہذیب کے بانی اور شائستگی کے باپ کہلائے۔ محکوم تھے حاکم بنے غرض کچھ نہ تھے سب کچھ ہو گئے۔

اونہوں نے یہانتک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سچا تعلق پیدا کیا کہ لکھا ہے کہ مکہ والوں کیطرف سے ایک سفیر مدینہ منورہ میں آیا اوسنے دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وضو فرماتے ہیں اور بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسقدر قریب ہیں کہ جو کوئی آپ کے ہاتھ سے چھینٹ گرتی اوسکو زمین پر گرنے نہیں دیتے اور جب چلو یا تھوک پھینکتے ہیں تو لپک کر اپنے بدن پر مل لیتے ہیں حدیث میں آیا ہے کہ کادوا یقتتلون قریب تھا کہ آپس میں لڑ پڑتے یہ حال دیکھکر وہ دنگ ہو گیا اور اپنی قوم کیطرف گیا اور کہا اے قوم! میں نے قیصر و کسریٰ کے دربار بھی دیکھے ہیں مگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب و احباب کا جو حال دیکھا ہے اوس سے مجھے یقین ہو گیا ہے کہ ممکن ہی نہیں کہ وہ کسی کے مقابلہ میں ہار جاویں اصل میں تھوک کو لپک کر لینا اونہیں عاشق و دلدادوں کا کام ہوتا ہے جو اوسکو تھوک نہیں سمجھتے۔ جھوٹی تہذیب والا یہ اعتراض کر سکتا ہے کہ تھوک کیا؟ اور بدن پر ملنا کیا؟ تھوک ملنے میں بھی ایک سر اور راز ہے جسکو کوتاہ اندیش اور سطحی خیال کے آدمی جو الہیات سے واقفیت نہیں رکھتے سمجھ نہیں سکتے۔ جن لوگوں کا خدا سے تعلق بہت قوی ہو جاتا ہے اللہ تعالے اونکی نفس میں اونکے لب و لہجہ اونکی ہر بات میں ایک خاص قسم کا اقتدار اور برکت رکھدیتا ہے یہانتک کہ وحدت شہودی کی شکل پر وہ دم وہ لب و لہجہ وہ تھوک وغیرہ اونکا نہیں کہلاتا۔ بلکہ اللہ تعالیٰ کا ہی کہلاتا ہے۔

اور یہ سچے عشق اور کمال محبت کی دلیل ہے۔ بہر حال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے تعلق پیدا کرنے والوں کی محبت اور عشق اس درجہ کمال تک پہونچ گیا تھا اور یہ سچ ہے کہ ہر مومن کو سچا مومن ہونے کے لئے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس درجہ کی محبت کرے کہ نہ بیٹے کو وہ محبت باپ سے ہو نہ باپ کو بیٹے سے پھر وہ درجہ اور مرتبہ ملتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اونسے محبت کرتا اور اونکو عزیز رکھتا ہے اس قرب الہی کے حصول کے لئے قرآن کریم نے دوسرے موقع پر تصریح بھی کردی ہے کہ قل ان کنتم تحبون اللہ فاتبعونی یحببکم اللہ۔ الی الآیۃ اگر تم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہو پس تم میری یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو وہ تمکو دوست رکھیگا

الغرض ان آیات میں اللہ کریم نے بتلایا ہے کہ اللہ اور رسول کے آگے سبقت نکرو۔ چونکہ رسول صفات الہیہ کا مظہر ہوتا ہے اسلئے عام طور پر اللہ اور رسول کہہ کر دوسری آیت میں صرف فوق صوت النبی کہنا صاف طور پر بتلا رہا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے حضور اپنے علم و عقل کے ڈینگ نہ مارو۔ کیونکہ اوسکے .... حضور میں شیخی مارنا خدا سامنے بڑا بول بولنا ہے اسلئے کہ رسول تو بجائے خود ما ینطق عن الہوی ہے تمہاری دانشمندی۔ تمہاری معاملہ فہمی اور دقیقہ رسی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور کوئی حقیقت اور ہستی نہیں رکھتی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا معمول یہ تھا کہ جب حضور علیہ الصلواۃ والسلام اون سے کچھ دریافت فرماتے تو اگر وہ جانتے بھی ہوتے تو بھی یہی جواب دیتے کہ اللہ و رسولہ اعلم

لکھا ہے کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بات مثال میں فرمائی اور حاضرین سے پوچھا کہ سمجھتے ہو وہ کیا شے ہے ابن عباس کہتے ہیں میں نے سمجھ تو لیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے مگر میں مارے ادب کے خاموش رہا۔ اور میں نے سوچا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پوچھنے والا ہے میرا علم اوسکے حضور کیا حقیقت رکھتا ہے۔

پھر دوسری آیت میں صوت النبی پر اپنی اصوات کو بلند کرنے سے روکا ہے اللہ علیم اپنے کلام کا منشاء خوب جانتا ہے مگر اسکا منشاء عام طور پر یہ معلوم ہوتا ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آنیوالے واقعات کی نسبت بطور پیشگوئی کوئی تذکرہ فرماویں تو تمہارا حق نہیں ہے کہ تم چون چرا کرو اور چنیں اور چناں کہو۔ چنانچہ صحابہ کرام کی زندگی پر نظر کرنے سے پتہ لگتا ہے کہ وہ ہمیشہ پیشگوئیوں پر ایمان لاتے اور جب وہ پوری ہو جاتیں خواہ کسی رنگ میں ہی کیوں نہو۔ بڑھ کر تصدیق کرتے۔ یہاں النبی کا لفظ رکھا ہے جو خاص معنے رکھتا ہے اور اس سے قبل جب تقدم کا ذکر آیا تو الرسول کا لفظ وہاں اختیار کیا اس باریک فرق میں خوب غور کرنی چاہیئے۔

(باقی آئندہ)

مژدہ بہ جان نثاران حضرت خاتم النبیین بابت تردید رسالہ امہات المومنین

شاد باشید اے مسلماناں ؎ کہ ز رنج رسالہ بہ فغاں
درد تاں را علاج شد تیار ؎ دہم زاں علاج مژدہ بتاں

اخبار ہذا کے ناظرین رسالہ امہات المومنین سے رنجیدہ خاطر مسلمان بھائیوں پر بشارتاً و تسلیتاً ظاہر کیا جاتا ہے۔ کہ اس دل آزار رسالہ کا کافی وشافی جواب لکھا جانے لگا ہے۔ جو آپ کے بے حد رنج والم کو مبدل بہ راحت بے پایان کردے گا۔ وہ مختصر مضمون جو میں نے گورنمنٹ کی اس شکر گذاری میں کہ اُس نے نہائت مہربانی اور عدل پسندی سے مسلمانوں کو حسب مدعا و مقصود میموریل مرزا صاحب قادیانی کے کتاب مذکور کا جواب لکھنے میں مختار کردیا ہے۔ اخبار ہذا میں درج کرایا تھا۔ بعینہ اُس کی نقل بحوالہ سراج الاخبار اخبار الحکم قادیاں میں درج پائی۔ ایڈیٹر صاحب اخبار الحکم راقم مضمون یعنے بندہ کو مخاطب کرکے اپنے اخبار میں رقم فرماتے ہیں۔ کہ آپ کے درد کا درماں ہو رہا ہے۔ مرزا صاحب نے امہات المومنین کا جواب لکھنے کی پوری پوری تیاری کرلی ہے چنانچہ ایک رسالہ موسومہ بہ **فریاد درد** بطور اشتہار جس میں امہات کے جواب کتاب **کسر الصلیب** کی اشاعت وغیرہ کا تذکرہ ہے۔ عنقریب مرزا صاحب کی طرف سے مختلف زبانوں اردو۔ فارسی۔ عربی۔ انگریزی میں چھپ کر کثرت کے ساتھ ملک میں شائع ہونے والا ہے۔ ایڈیٹر صاحب مذکور فرماتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب اُمہات کا جواب لکھنے میں فریق ثانی کی شصت سالہ مخالفانہ کوششوں کا بھانڈا نہائت خوش بیانی اور کامل تحقیقات کے ساتھ سربازار پھوڑیں گے۔ غرض صلیب کا خاتمہ کردیں گے۔ سو ہم حسب الارشاد جناب ایڈیٹر صاحب موصوف امید رکھتے ہیں۔ کہ مرزا صاحب ضرور اپنے اُس فرض کو جو اُنہوں نے معترضین اسلام پاک کے دعووں کی دھجیاں اُڑانے میں اپنے ذمہ لیا ہوا ہے۔ بڑی خوش اسلوبی کے ساتھ نبھائیں گے۔ اور مسلمانوں کے اُمہات سے رسیدہ صدمہ کو دلوں سے خوشی کے ساتھ محو کردیں گے۔ سو گو اخباری باتیں کہیں چھپی تو نہیں رہتیں۔ مگر بایں خیال کہ شائد اخبار ہذا کے عام ناظرین اس سراپا مسرت و خوش خبرے آگاہ نہوں۔ لہذا ہمنے اس خوش خبری کو اس اخبار میں مشتہر کرانا مناسب سمجھا۔

کتاب کسر الصلیب سے جو مرزا صاحب کی طرف سے چھپے گی۔ بے شمار فائدے متصور ہیں۔ منصفوں اور ثالثوں کو احمد شاہ مصنف امہات المومنین کی راست بیانی کا بھی اندازہ ہو جائے گا۔ نیز گورنمنٹ پر بھی عیسائی صاحبوں کی زبردستیاں واضح ہو جائیں گی۔ نیز موجودہ عیسائی عقائد کی صداقت بھی پبلک پر کھل جائیگی جسے آئندہ کئی نادان عیسائیت کے گڑھے میں آنکھیں بند کرکے گرنے سے بچ جائیں گے۔ اغلب ہے۔ کہ کئی پہلے کی خراب استعدادیں بھی سدھر جائیں گی۔ اور یہہ تو صاف صاف ظاہر ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب ساکن بٹالہ جنہوں نے ایک ہزار روپیہ کے انعامی اشتہار پر رسالہ امہات المومنین چھپوایا۔ ہزار روپیہ کے تاوان سے بچ جائیں گے آخر پر ہم مولوی صاحب موصوف کی خدمت بابرکت میں یوں عرض گذار ہوتے ہیں۔ کہ آئندہ آپ ایسی اسلامی ہمدردی سے مسلمانوں کو معاف فرماویں۔ آگے تو آپ نے جناب رسول مقبول کے نقص نکلوانے کے لئے ہزار روپیہ کا انعامی اشتہار دے کر مخالفوں کو جلے دلوں کے پھپھولے پھوڑنے کا موقع دیا تھا۔ اب کہیں اللہ جل شانہ کی شان پاک کے بارہ میں ایسا اشتہار نہ دیدینا۔ آپ کیونکر خیال کرسکتے ہیں۔ کہ اگر کسی کو کہا جائے۔ کہ مجھے دُشنام دے۔ میں تجھے دس روپیہ دوں گا۔ اور پھر وہ گالی اور دشنام نہ دے۔ آپ نے نہائت برا کیا۔ کہ مخالفوں کو خود بخود گالیاں نکالنے کا موقعہ دے دیا۔ اور اُس پر طرہ یہ کہ انعام کی شرط لگاکر اور بھی جناب رسول مقبول علیہ الصلوۃ والسلام کو گالیاں دینے کی ترغیب دی۔ ایسا ہی منسوخیت کتاب کا میموریل بھیجنے والی انجمن حمائت اسلام لاہور کو ہمیشہ خیال رکھنا چاہئے۔ کہ اُس کا دعوے حمائت اسلام ہے۔ پس اس دعوے کے اثبات میں ایسے بیہودہ اور بے معنی دلائل اور رسائل پیش نہ کرنے چاہئیں۔ جن سے اہانت اسلام کا خطاب مل جائے۔

والسلام از سراج الاخبار

الراقم ایک ذکی متوطن لالہ موسٰے

قبول اسلام۔

یکم سے ۳۱ اگست ۱۸۹۸ء تک ایک ماہ میں جناب مولوی حکیم شیخ غلام محی الدین صاحب قادری سیکرٹری انجمن **تبلیغ الاسلام** بمبئی کے ہاتھ پر مندرجہ ذیل اشخاص مشرف بہ اسلام ہوئے۔ اللھم زد فزد۔

نمبر	کفری نام معہ ولدیت و سکونت	قومیت	اسلامی نام	عمر	کیفیت
۱	ناگو ولد بالو سکنہ کوسنہ ضلع تھانہ	ہندو	عبدالرحمن	۳۲ سال	مرد
۲	راجو ولد سوبھا سکنہ گجرات	"	احمد شاہ	۲۸ "	"
۳	نانجی ولد راگھوجی سکنہ کھنڈوا	"	محمد افضل	۳۲ "	"
۴	مارُتی ولد اٹھو سکنہ ستارا	"	عبداللہ	۲۰ "	"
۵	جوکھو ولد بھیکن سکنہ بکورا ضلع بستی	"	عبدالشکور	۲۹ "	"
۶	مسماۃ کیسر زوجہ رتی سکنہ راجکوٹ	"	حلیمہ	۲۰ "	عورت
۷	جیپال ولد موتی سکنہ دھانی پور	"	فضل محمود	۲۲ "	مرد
۸	بھوب جی ولد ناناجی سکنہ بمبئی	"	فیروز الدین	۴۴ "	"
۹	راگھوجی ولد بالا سکنہ بستی	"	نصیرالدین	۲۷ "	"

برادران اسلام کو لازم ہے کہ دامی درمی قلمی سخنی اس مبارک کام میں کوشش فرماکر داخل حسنات ہوں

فٹ نوٹ انگریزی فریاد درد شائع ہوگیا ہے۔ کتاب مذکور کے جواب کیلئے جو اضطراب سے بھرے خطوط آتے ہیں۔ انہیں سے بطور نمونہ میں ایک خط اپنے ریمارکوں کے ساتھ اگلے اشو میں چھاپ دونگا۔ (ایڈیٹر)

بعض خطوط اور نوٹ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ میری ان چند سطور کو الحکم کے کسی گوشہ میں جگہ دے کر مشکور فرماویں۔

۱۲ ستمبر ۹۸ء کی رات کو بذریعہ منادی عام مولوی محمد علی واعظ ساکن بوپڑہ نے مسجد حافظ عبد المنان صاحب واقعہ وزیر آباد میں جناب حضرت اقدس کے برخلاف ایک عام وعظ کیا۔ آپ کا آواز کصوت الحمیر پہلے ہی دلوں کو خراشتا تھا۔ بہ قول سعدی سے

بہ تیشہ کس نخراشد ز روئے خارا گل
چنانکہ بانگ درشت تو مے خراشد دل

مزید براں گندہ تقریر اور عفونت آمیز کلمات نے سامعین کے دلوں کو بیزار اور دماغوں کو پراگندہ کر دیا۔ خدا کا شکر ہے۔ کہ ہر فرعونے را موسے مولوی قطب الدین صاحب ساکن بدوملی جو اتفاق حسنہ سے وزیر آباد تشریف لائے ہوئے تھے چودھری بوٹا خاں صاحب رئیس وزیر آباد کی اعانت اور منادی عام سے مسجد چودھریاں المعروف لکڑ والی میں حقائق رموز کو بیان کرنے کے لئے آمادہ ہوئے۔ ۱۴ ستمبر ۹۸ء کو رات کے وقت آپ کا وعظ پر تاثیر جس میں علاوہ مختلف مضامین کے قصیدہ نعتیہ مصنفہ حضرت اقدس سرور کائنات فداہ ابی و امی، کی شان پاک میں نہائت خوش الحانی سے پڑھا گیا۔ آپ کی کلام کا ایک ایک فقرہ دلوں کو چیرتا جاتا تھا۔ ہر ایک سامع متاثر بشاشت کے عالم میں نقش دیوار بنا ہوا تھا۔ چنانچہ یہ ثبوت کافی ہے۔ کہ آج عام لوگوں کے اصرار پر مینے پھر منادی کرائی ہے۔ اور رات کو مسجد بھیم سین میں اُن کا وعظ قرار پایا ہے۔ مولوی قطب الدین صاحب کے وعظ کا ایک اور یہ بھی اثر سمجھ لیں۔ کہ سب چھوٹے بڑے حضرت والا جناب مرزا صاحب کے مشتاق دیدار ہوتے جاتے ہیں۔ بلکہ مجھے کئی ایک صاحبان نے کہا ہے۔ کہ جب مولوی عبد الکریم صاحب سیالکوٹی وزیر آباد تشریف لاویں۔ ہم لوگوں کو ان کے کلام سے مستفید فرمایا جاوے۔ جس کی بابت بھائی محمد جان صاحب سے عرض کیا گیا ہے۔ کہ وہ اس امر کو یاد رکھیں۔ جناب مسیح الزمان علیہ السلام کی پیشین گوئی کے پورا ہونے کے ایام نزدیک تر ہیں۔ غائبانہ لوگ عاشق ہوتے جاتے ہیں۔

الراقم نجم الدین از وزیر آباد
۱۴ ستمبر ۹۸ء

(وزیر آباد کے خطوط سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کی مخالف پارٹی میں کھلبلی مچی ہے۔ امرت سر وغیرہ دوڑ رہے ہیں۔ کہ تا کسی ملاں لانے کو مقابلہ کے لئے بلائیں۔ اونکی وہ حالت ہو رہی ہے۔ کہ بابا ہم مرد نہیں ہمارے بھائی مرد ہیں۔ جو پٹنہ عظیم آباد میں رہتے ہیں۔ کوئی ان سے پوچھے۔ کہ کیا اسی برتے پر تتا پانی۔ بہرحال وزیر آباد کی جماعت مخلصین نے اپنی تلوار صدق سے مخالفوں کی ناک صاف اڑائی ہے۔ سیالکوٹ کی جماعت میں سے بھی چند احباب وزیر آباد آئے ہیں۔ مفصل حالات پھر لکھے جائیں گے"۔

(ایڈیٹر)

سیالکوٹ میں میاں محمد حسین بٹالوی کو جو شکست فاش ہوئی۔ اوس کا کافی تذکرہ اُن اشتہارات و مختصر رسالجات میں ہے۔ جو سیالکوٹ کی جماعت کی طرف سے ابھی شائع ہوئے ہیں۔ میں اگلے اشوع میں اُن تمام اشتہارات کا خلاصہ اور لب لباب ناظرین کی دلچسپی کے لئے شائع کروں گا۔ انشاء اللہ۔ ان اشتہارات سے پایا جاتا ہے۔ کہ سیالکوٹ کی جماعت نے بڑی بہادری اور جرات کے ساتھ۔ (کیوں نہ ہو راست بازوں کے لئے یہ معمولی باتیں ہیں) عوام کو اوس شر سے محفوظ رکھا ہے۔ جو بٹالوی صاحب اپنے ذہن میں رکھ کر پھیلانے گئے تھے۔ اور جیسا منہ ویسی چپیڑ۔ کے مصداق ہو کر اپنا سا منہ لے کر واپس آئے۔ سیالکوٹ کی جماعت آج کل اشاعت و تبلیغ کے کام میں بہت بڑا حصہ لے رہی ہے۔ خدا تعالے اُن کا حامی اور ناصر ہو۔

راولپنڈی میں بھی مخالفین نے کچھ سر اُٹھایا تھا۔ مگر سر منڈاتے ہی اولے پڑے۔ ایسے ترکی بہ ترکی جواب راولپنڈی کی جماعت کی طرف سے ملے۔ کہ مخالفین کو خجلہ نشیں ہونے کے سوا چارہ نہ رہا۔

توسیع اشاعت الحکم

میں دیکھتا ہوں۔ کہ میرے معزز و مقتدر ناظرین اُن تجاویز پر جو توسیع اشاعت الحکم و تنظیم الحکم کے متعلق کسی گذشتہ اشاعت میں شائع کی گئیں تھیں۔ اور اس سے پیشتر کہ میں مجوزہ سرکلر لیٹر اپنے قدر دان ناظرین کی خدمت میں بھیجوں پہلے سے ہی اس تجویز پر عمل در آمد شروع ہو گیا ہے۔ اور ہر ایک اپنی بساط کے موافق کوشش کر رہا ہے۔ چنانچہ مندرجہ ذیل احباب نے اس قدر خریدار بہم پہونچائے ہیں۔ جو اُن کے اسم نامی کے محاذی درج ہیں۔ اگر میں اُن خطوط

+ ایک احباب مولانا مولوی عبدالکریم صاحب یا مولانا مولوی نور الدین صاحب کی معرفت بھیجیں +

کا خلاصہ بھی درج کروں۔ تو بہت جگہہ کی ضرورت ہوتی۔ اللہ تعالے اُن کو جزائے خیر دے۔

(۱) چودھری رستم علی خاں صاحب کورٹ انسپکٹر۔ چار خریدار۔ جن میں سے تین اپنے خاص خرچ سے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

(۲) بابو نور احمد صاحب افریقہ۔ ۲ خریدار۔ اپنے خرچ خاص سے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء

(۳) میاں نبی بخش کمپازیٹر شملہ۔ (یہ سب سے پہلے محرک اجراے الحکم ومحمد الحکم ہیں۔) دو جدید خریدار دیئے ہیں۔ اور ابھی چھ سات اور کا وعدہ کرتے ہیں۔

دوسرے احباب بھی توجہ فرماویں۔

الحکم مفت

چودھری رستم علیخاں صاحب کورٹ انسپکٹر انبالہ دو ایسے احباب کے نام اخبار جاری کرانا چاہتے ہیں۔ جو ادائے قیمت کی مقدرت نہ رکھتے ہوں۔ مگر شوقین ہوں۔ اور الحکم کے مضامین کی اشاعت کرسکیں۔ ۵

کیا یہہ خدا کا فضل نہیں ؟

ذیل میں ایک خط کا کچھ حصہ درج کیا جاتا ہے۔ جس سے یہہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ خدا تعالے اپنے دین کی اشاعت چاہنے والوں کی کیونکر مدد کرتا ہے۔

.... ایک شیخ وزیر آبادی تحریر کرتا ہے۔ کہ الحکم نے صرف ایک آمدن کا ذریعہ نکالا ہے۔ الخ اس میں کچھ شک و شبہ نہیں۔ کہ الحکم اپنے اسم میں خود اسم با مسمے ہے۔ ہاں یہ بالکل صحیح بلکہ عین الیقین مانا گیا ہے۔ کہ الحکم آمدن یا معاش جسمانی کا سبیل اور عرفان ایمان۔ روحانی کا سرچشمہ یا کفیل ہے۔ بخدا میں حلفاً کلمہ لا الٰہ الا اللہ محمد الرسول اللہ پڑھکے بیان کرتا یا کہتا ہوں۔ کہ ضرور الحکم الفاظ نشاں زدہ کا مصداق و سرچشمہ ہے۔ میں اپنا ہی قصہ یا سرگذشت ماجرا سناتا ہوں۔ یا ناظرین کے سامنے پیش کرتا ہوں۔ بزرگو عزیزو! بھائیو! جس وقت میں نے یعنے اس عاجز نے خریداری الحکم کے لئے بہ ذریعہ ایک کارڈ حکم ارسال کیا۔ اس وقت کارڈ تو روانہ کر چکا۔ لیکن بعد میں سخت حیران و ترسان رہا۔ کہ اے پروردگار عاجزوں کے غمخوار بے کسوں کے دلدار عاجز کی تنخواہ تو صرف عہ روپیہ ہی ہے۔ اور دنیاوی تصرف یا خرچ خانگی ایک کثیر التعداد ہے۔ خلاصہ مطلب یہ کہ تین روپیہ سالانہ کہاں۔ اور کس طرح سے ادا کروں گا۔ اسی طرح چند روز گذرے کہ الحکم کی تشریف آوری کی خبر کل کی تھی۔ میرے اور بھی حواس گم ہوئے۔ خیر اسی حیراتی و سرگردانی و پریشانی میں رات قریب آپہونچی۔ چار پائی پہ پڑ تو ضرور رہا۔ مگر مثل مشہور بھوکھے اور عاشق غم خور کو نیند کہاں۔ دم بہ دم الحکم کے تین روپیہ کا فکر و غم۔ الحاصل جوں توں رات کے ۲ بجے۔ ذرا آنکھ لگی تھی۔ کہ قریب ہونے چار بجے شب کے ایک شخص سبز لباس فاخرہ پہنے ہوئے نمود ہوا۔ جو یہہ کہتا تھا۔ کہ اے غمگین دل اُٹھ۔ اور سورۂ یٰسٓ پڑھ۔ ویسے ہی میری آنکھ کھل گئی۔ جب میں اُٹھ کے بیٹھا۔ ادھر اُدھر دیکھنے لگا۔ لیکن وہاں کوئی آدمی نظر نہ آیا۔ میں نے اُس کے حکم کے موافق وضو کرکے جھٹ حمائل شریف کھول کر سورہ متذکرہ بالا کو پڑھنا شروع کیا۔ صبح تک قریب ڈیڑھ ہزار بار پڑھا گیا۔ میں نے ختم کر دیا۔ کیونکہ میرا کام بہت قریب یا وقت کاروبار دنیاوی ملازمت نزدیک آگیا تھا۔ جب دن روشن ہوا۔ قریب ۹ بجے دن صاحب بہادر نے جس کا یہ عاجز ملازم ہے۔ بلایا۔ اور بڑی خوشی سے کہا۔ کہ ہم تم کو بیس عـہ روپیہ ماہواری دیا کریں گے۔ تم ہمارا کام آج سے کرو۔ سو بزرگو! عزیزو! بھائیو! مجھے تو امید کامل اور یقین واثق ہو گیا۔ کہ یہہ سب کچھ الحکم کے نزول باعث برکت و ترقی ہے۔ مینجر صاحب کو بہ سبب قلیل فرصت اور کاروبار زیادہ کے اطلاع دینے کی فرصت نہ مل سکے۔ معاف فرماویں۔ والسلام

خاکسار آپ کا خیر اندیش عبدالعزیز گوہد پوری حال نزول کوہ مری۔

گناہ کی ترتیب

گناہ کی ترتیب زانع سے شروع ہوتی ہے۔ پھر عصیان۔ پھر اعتداء زاں بعد قتل النبی۔ پھر شرک ہے۔ کے بعد شیطان سے محبت ہو جاتی ہے اس طور پر گناہ کا سلسلہ چلتا ہے۔ ذرا سی کجی سے انسان کے اندر ایک درخت بدی کا بویا جاتا ہے۔ علاج اُس کا یہی ہے۔ کہ ذرا ذرا سی بات پر توبہ کرو۔ اور غور کرو۔ اور اپنے نفس کا محاسبہ آپ کرتے رہو۔

ک